فیضانِ کرم

عالم پناہ وارث ہندوستان اودھ حضرت علامہ حافظ حاجی سید وارث علی رحمۃ اللہ علیہ دیوی شریف

ایمان وعقیدہ کو منور کرنے والی معرکۃ الآرا کتاب

حضرت علامہ مفتی صوفی

محمد صابر القادری فیضی

پرنسپل مدرسہ عربیہ رحمانیہ، رحمن گنج ضلع بارہ بنکی، یوپی

باہتمام

جناب ڈاکٹر محمد قوسین خان صاحب رضوی

منہدیا ہاسپٹل مسودھا گیٹ پوسٹ مودی نگر ضلع فیض آباد یوپی

بفیض روحانی

عالم پناہ وارث ہندستانِ اودھ حضرت علامہ حافظ حاجی سید وارث علی رحمۃ اللہ علیہ دیویٰ شریف

ایمان وعقیدہ کو منور کرنے والی معرکۃ الآرا کتاب

جلوۂ انوارِ حق

تالیف لطیف

حضرت علامہ مفتی صوفی **محمد صابر القادری فیضی**

صدر المدرسین مدرسہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج، ضلع بارہ بنکی یوپی

باھتمام

جناب ڈاکٹر محمد قوسین خان صاحب رضوی

ہند ہاسپٹل مسودھا گیٹ پوسٹ موتی نگر ضلع فیض آباد یوپی

نام کتاب : جلوۂ انوارِ حق

مؤلف : حضرت علامہ مفتی صوفی محمد صابر القادری فیضی

حسب فرمائش : حضرت علامہ انواراحمد صاحب قبلہ نعیمی جلاپوری پرنسپل دارالعلوم بہارشاہ فیض آباد

تصحیح وتبویب : ● حضرت مولانا قاری محمد نعیم الدین صاحب قادری
نائب پرنسپل مدرسہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج ضلع بارہ بنکی

پروف ریڈنگ : ● حضرت مولانا توحید عالم صاحب وارثی استاذ جامعہ ہٰذا
● حضرت مولانا نورالدین صاحب گجادھر پور ضلع بہرائچ

کمپوزنگ وطباعت : ہائی ٹیک کمپیوٹرس اینڈ پرنٹرس، قصبہ خاص گوراچوکی، گونڈہ
موبائل نمبر۔ 9887895264 ,09565410475

سنِ اشاعت : ۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷ء

تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

ضخامت : ۱۲۸ صفحات

قیمت : ..../روپئے

ناشر : شہزادگان حضور صوفیٔ ملت قادری منزل ۱۱/۲۷ صوفی کالونی میواتی پورہ، فیض آباد

ملنے کے پتے

۱۔ مدرسہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج، ضلع بارہ بنکی

۲۔ دارالعلوم بہارشاہ، محلّہ قندھاری بازار شہر فیض آباد

۳۔ قادری منزل صوفی کالونی، میواتی پورہ، شہر فیض آباد

۴۔ محمد سعید احمد نوگزی مزار عقب کوتوالی اجودھیا فیض آباد

۵۔ مدرسہ اسلامیہ حسینیہ اروااں موتی نگر فیض آباد

۶۔ قادری بکڈ پو نو محلّہ مسجد بریلی شریف

۷۔ مکتبہ رحمانیہ محلّہ سوداگران بریلی شریف

۸۔ دارالعلوم شاہ ولایت قبول پور شہر بدایوں

۹۔ خانقاہ حسینیہ بارہ پتھر شیلانگ میگھالیہ

۱۰۔ جامعۃ القراء سیتاپور روڈ کھدرا لکھنؤ

۱۱۔ جامعہ محی الاسلام مشن کمپاؤنڈ راجہ باڑی جورہاٹ آسام

۱۲۔ عزیز الرحمٰن قادری بابا فرید اکیڈمی محلّہ بازید پور قصبہ جلال پور ضلع امبیڈکر نگر

۱۳۔ دارالعلوم غوثیہ حضوریہ خانقاہ شریف سریا ضلع اعظم گڑھ

۱۴۔ خانقاہ عتیقیہ تیغیہ بیر بھوم ضلع بھیم گڑھ بنگال

۱۵۔ نوری کتب خانہ آستانہ محمود شاہ بابا قیصر گنج ضلع بہرائچ

۱۶ دارالعلوم مخدومیہ لطیفیہ قصبہ بھدرسہ ضلع فیض آباد

فہرست

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو

استاذ گرامی سلطان الواعظین رئیس المناظرین صاحب تصانیف کثیرہ سید الفقہاء استاذ الشعراء حضرت علامہ مفتی الحاج عبد المصطفیٰ اعظمی صاحب علیہ الرحمہ مدفون گھوسی ضلع مئو

و

استاذ گرامی وارث علوم اعلیٰ حضرت جامع معقولات ومنقولات غزالیٔ دوراں حضرت علامہ مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ مدفون کٹیہار صوبہ بہار

و

استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی حسن محمد صاحب قبلہ حشمتی علیہ الرحمہ مدفون بسڈیلہ ضلع بستی

و

استاذ گرامی استاذ الحفاظ والقراء حضرت حافظ وقاری عبد الحکیم صاحب قبلہ عزیزی علیہ الرحمہ مدفون متصل کریم باغ نیا قبرستان بڑھیا بازار ضلع گونڈہ

و

استاذ گرامی جامع معقولات ومنقولات استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ مدفون پرسیا سدھارتھ نگر

و

استاذ گرامی ممتاز الفقہاء فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمہ مدفون اوجھا گنج ضلع بستی

و

استاذ گرامی مفکر ملت قائد اہلسنّت شہزادۂ حضور شعیب الاولیاء، پیر ثانی حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی غلام عبد القادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلیٰ دار العلوم اہلسنّت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

کے نام

گر قبول فرمالیں بندہ پروری ہوگی

العارض

محمد صابر القادری الرضوی فیضی غفرلہٗ

۲۶؍محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعہ مبارکہ

دعائیہ کلمات

آبروئے خانوادۂ حضور فاتح بلگرام حضرت العلام الشاہ
ڈاکٹر سید **محمد بادشاہ حسین** صاحب قبلہ واسطی قادری بلگرام شریف ضلع ہردوئی

باسمہ وسبحانہ تعالیٰ

پیش نظر رسالہ **''جلوۂ انوار حق''** صف علماء کی بہترین شخصیت حضرت علامہ ومولانا الشاہ **محمد صابر القادری** صاحب قبلہ پرنسپل مدرسہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج ضلع بارہ بنکی کے رشحات قلم کا وہ فقید المثال شاہکار ہے جس میں موصوف نے بھرپور دلائل وشواہد کے ساتھ ایک کامیاب محنت فرما کر اہلسنّت کے نظریات کی تائید، باطل عقائد ونظریات کی تردید کر کے منصفانہ ومحققانہ حق ادا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کی کاوش کو قبول فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے، اور اس کتاب کو مقبول خاص وعام بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم قوم
سید محمد بادشاہ حسین واسطی قادری
آستانہ عالیہ قادریہ چشتیہ صغرویہ بلگرام شریف

تقــریظ بیمثیل

جانشینِ حضور فاتح بلگرام مخدوم ملت مرشد اجازت حضرت علامہ
سید شاہ اویس مصطفٰے صاحب قبلہ قادری واسطی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ صغرویہ بڑی سرکار محلّہ میدانپورہ، بلگرام شریف ضلع ہردوئی یوپی

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

حضرت مولانا مفتی محمد صابر القادری صاحب جماعت اہل سنت کے ایک بہترین عالم باعمل ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کا رسالہ **''جلوۂ انوارحق''** کا مسودہ دیکھا جس میں خلفائے راشدین اور مقام اہل بیت رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کا ذکر ہے۔

ان شاء اللہ عزوجل یہ کتاب جماعت اہل سنت کے عوام وخواص سب کے لئے مفید ثابت ہوگی، جماعت کو مہذب قلم کی ضرورت ہے خدائے قادر و قیوم مفتی صاحب کو علمی وقلمی قوت و برکت عطا فرمائے اور دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔ مفتی صاحب کی اس کتاب کو جماعت اہلسنّت کے لئے مفید اور مقبول خاص وعام فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

فقیر قادری سید اویس مصطفٰے واسطی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ صغرویہ بلگرام شریف

تقریظ جلیل

جانشینِ سرکار مسولی حضور گلزار ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ
سید گلزار اسماعیل واسطی قادری رزاقی اسماعیلی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ وسربراہ الجامعۃ الاسماعیلیہ مسولی شریف بارہ بنکی

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

محبت رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام اعمال کی اساس و بنیاد ہے، بلا شبہ جن کے قلوب میں حب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شمع روشن ہے ان کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہیں، اسلاف واخلاف نے حب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا ہمدم وکارساز بنایا تو منزلیں ان کے قدموں میں آگئیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ حب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روشن ومنور تھا یہی وجہ تھی کہ اسلام اپنی قلت بضاعت اور ظاہری اسباب کی کمی کے باوجود برق رفتاری سے چہاردانگ عالم میں پھیلتا چلا گیا۔ خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت تک ہی اسلام کئی لاکھ مربع میل تک سایہ فگن ہوگیا تھا، اور آپ کے اس عظیم کارنامے کا اعتراف کرتے ہوئے ایک کافر نے یہ کہا کہ اگر عمر کے جیسا ایک خلیفہ اور ہوتا تو آج مذہب اسلام پوری دنیا پر چھا جاتا اور کسی دوسرے مذہب کا نام ونشان تک نہ ملتا، یہ سب کارستانی تھی حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزی کی۔

کتاب ''جلوۂ انوارحق'' حضرت مولانا مفتی حافظ وقاری صوفی الحاج محمد صابر القادری فیضی دام ظلہ العالی کی بے لوث محنتوں اور حب رسول کی

لطافتوں کا بے مثل سنگم ہے جو حب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہمیت و افادیت معنویت اور اس کی گرانمائیگی کی طرف غماز ہے۔ فقیر الی اللہ القدیر نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا اور قلت فرصت کے باوجود جگہ جگہ سے پڑھوا کر سنا بحمدہٖ تعالیٰ یہ رسالہ جس طرح عشق رسالت کو اجاگر کرتا ہے، اسی طرح ان شخصیات کی حیات طیبات کو روشن و منور کرتا ہے، جنہوں نے عشق رسول کو اپنی زندگی کی معراج مان کر اس کی روشنی میں اپنی صبح وشام کی منزلوں کو طے کیا۔

اس کتاب کی افادیت مآخذ ومراجع کی وجہ سے دوبالا ہوجاتی ہے، کسی بھی کتاب کے مستند ہونے میں حوالوں کو کلیدی کردار حاصل ہوتا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ صاحب کتاب علامہ موصوف نے اپنی کتاب کو کثیر حوالوں سے مزین کر کے کتاب کے استناد میں چار چاند لگا دیا ہے۔

رب کریم کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس کتاب کو مقبول انام اور مفید خواص بنائے اور علامہ موصوف کے علم وقلم میں مزید قوت عطا فرمائے تاکہ یہ مذہب حق، مسلک اعلیٰ حضرت کی خوب خوب ترویج واشاعت کا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

فقط والسلام

خادم آستانہ فلک

فقیر سید شاہ گلزار اسماعیل واسطی قادری اسمٰعیلی عفی عنہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاسماعیلیہ مسولی شریف

تقریظ انیق

گل گلزار رضویت پیر طریقت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مرشد اجازت حضرت علامہ
محمد جمال رضا خان صاحب رضوی نوری نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف

حمد لامحدود ہے ساری کائنات کے خالق حقیقی کے لئے جس نے لفظ کن سے کائنات کی تخلیق فرمائی، درود وسلام کا تحفہ پیش ہے غمخوار امت صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پرانوار میں جنہوں نے "**العلماء ورثۃ الانبیاء**" کا تاج زریں عنایت فرما کر علمائے ربانیین کو اپنی نیابت سے سرفراز فرمایا۔ جو اپنی منصبی ذمہ داری نائب رسول ہونے کی حیثیت سے سرانجام دیتے رہتے ہیں، اور وقتاً فوقتاً عامۃ المسلمین کی اصلاح فکر واعتقاد کے لئے اپنے قرطاس وقلم کو بروئے کار لاتے رہتے ہیں۔

انہیں مقتدر ذوی الاحترام علماء میں سرفہرست ایک امتیازی حیثیت کا حامل نام حضرت مولانا مفتی صوفی محمد صابر القادری صاحب فیضی پرنسپل جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج ضلع بارہ بنکی کا ہے جو کثرت کار وہجوم افکار اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود اصلاحِ امت کی غرض سے کچھ نہ کچھ تحریری وتصنیفی کام میں اپنے اوقات عزیز کو صرف کرتے رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "جلوۂ انوار حق" مفتی محمد صابر القادری کی ایک کامیاب لائق ستائش کوشش وکاوش ہے، جس میں مختلف عناوین پر طبع آزمائی کرتے ہوئے موصوف نے محنت وجانفشانی کا مظاہرہ کیا اور رشحاتِ قلم سے عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوہر و گوہر اور مقام ومراتب صحابہ کرام کو اجاگر کیا ہے، ساتھ ہی ساتھ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بروزِ قیامت

سیادت اور شان مراتب کو بیان کیا۔ مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب کے اندر بہت سے احکام و مسائل بھی بیان کئے ہیں، مثلاً دعا، تعویذ، علاج و معالجہ، فال گوئی کی حقیقت، تصویر سازی اور انگوٹھی وغیرہ کے شرعی احکام و مسائل کے تحقیقی احکام کو بیان کیا ہے، کتاب موضوع کے اعتبار سے لائق دید اور قابل مطالعہ ہے۔

مولانا موصوف کو اس عظیم کتاب کی تصنیف پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور دعا گو ہوں کہ مولائے کریم اس کتاب کو مقبول انام فرما کر عوام الناس کے لئے لائق استفادہ بنائے۔

مفتی صاحب موصوف میرے خلیفۂ ارشاد اور برادر طریقت بھی ہیں، ان دونوں نسبتوں کی وجہ سے ان کے کارناموں پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ خدائے قادر و قیوم مولانا کو جزائے خیر کے ساتھ خدمت دین کی مزید توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقیر محمد جمال رضا خاں قادری رضوی نوری
آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ بریلی شریف
۱۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۳ر فروری ۲۰۱۷ء
بروز دوشنبہ مبارکہ

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا **انوار احمد** صاحب قبلہ نعیمی
پرنسپل دار العلوم بہار شاہ فیض آباد

حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری مفتی الحاج صوفی محمد صابر القادری صاحب قبلہ فیضی صدر المدرسین جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج ضلع بارہ بنکی، ساکن صوفی کالونی میواتی پورہ فیض آباد کی ابھی جلد ہی ایک کتاب ''انوارِ ہدایت'' منظر عام پر آئی ہے، اور یہ دوسری کتاب ''جلوۂ انوارِ حق'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ بیک وقت ایک مایہ ناز خطیب، پروقار مصنف اور باصلاحیت مدرس بھی ہیں، حافظ کلام ربانی بھی ہیں، دربار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو مرتبہ زیارت بھی فرمائی ہے۔

حضرت علامہ کی جامع کمالات شخصیت بہت ہی محبوب نظر ہے، جب مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو اپنے علمی وقار کی وجہ سے طلباء کے دل و دماغ میں اپنی علمی صلاحیتوں کا سکہ بٹھا دیتے ہیں، جب منبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے پورے عالمانہ و فاضلانہ وقار و دبدبہ کے ساتھ رونق افروز ہوتے ہیں تو اپنی علمی وفنی نکات وتشریحات سے مومن کے دلوں میں جوش ایمانی، جذبۂ حیدری، اور تلاطم فیضان اولیاء اللہ پیدا کرتے ہیں، اور فکری وسعتوں، عشق مصطفائی، محبت والفت اولیائے کرام بام عروج پر پہنچا کر کے دم لیتے ہیں اور فرماتے رہتے ہیں:

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کو سجانے کی قسم کھائی ہے

گویا کہ فکر نے اپنی منزل اور شعور نے مرکز کو پالیا ہے، آپ جس جس مدرسہ یا دارالعلوم میں قدم رنجا ہوئے وہاں کا نقشہ ہی بدل دیا ہے، آپ جد و جہد اور مسلسل عزم و استقلال کے فرد کامل ہیں، خون پسینہ بہا کر کے آپ نے ادارے کو استحکام عطا کیا ہے۔

سینچا ہے اپنے خون سے ہم تشنہ لبوں نے
تب جا کے اس انداز کا میخانہ بنا ہے

کتاب ''جلوۂ انوارِحق'' میں آپ حضرات کے قلب ونظر کی بالیدگی اور روحانی غذا کا سامان ملے گا۔ فضائل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خطابات آپ کا وصف خاص اور زندگی کا مرکز ومحور ہے۔ ۱۲؍ ربیع الاول شریف کو ذکر میلاد کی محفل کو نہایت ہی اہتمام و انصرام کے ساتھ اپنی جیب خاص سے منعقد فرماتے ہیں، جو کہ آپ کے عشق مصطفےٰ اور محبت رسول کی نشانی ہے۔

آپ اپنی شیریں زبانی ،لطیف بیانی سے فضائل رسول ، سیرت خیر الانام، سنت نبی اکرم، معجزات نبوی، احترام صحابہ کرام، محبت اہل بیت رسول، کرامات اولیائے کرام کا ایسا سماں باندھتے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگیاں ہمارے سامنے چلتی پھرتی نظر آ رہی ہیں۔

آپ نے تحریر وتقریر اور تحریک سے ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کا احترام، اہل بیت کی محبت، اولیائے کرام کی عزت وناموس کا ہمیشہ تحفظ فرمایا ہے۔

پھر اس کے تشنۂ عرفان کا پوچھنا کیا
جو پی چکے ہیں، ازل سے مئے سبوئے رسول

مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ طور پر عقیدت ومحبت وارفتگی کی منزل تک پہنچی ہوئی ہے۔ آپ مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت میں ذرا بھی کوتاہی نہیں فرماتے ہیں، اور مسلک اعلیٰ حضرت کی حفاظت وصیانت میں ذرا سی بھی آنچ نہیں آنے دیتے ہیں، باطل کے آگے ہمیشہ سینہ سپر رہتے ہیں گویا آپ ارشاد فرماتے رہتے ہیں کہ:

انسانیت حسین ہے یہ دور ہے یزید
ایک اور کربلا سے گذرنے کا وقت ہے

کتاب جلوۂ انوارِحق حضرت علامہ مفتی صوفی محمد صابر القادری فیضی کی محبت رسول اور عشق مصطفےٰ میں سرشاری و وارفتگی کا حسین اور خوبصورت گلدستہ اور عکس جمیل ہے۔ حضرت علامہ کی دیگر تالیفات و تصانیف میں یہ ایک نادر ونایاب شاہکار ہے۔

اس کتاب میں حضرت علامہ نے وہ جولانی دیکھائی ہے کہ یادِ محبوب سے دل کو شادکام بناتے رہیے، عشق وعرفان کی منزلیں طے کرتے رہیے، اس کتاب میں جو اشعار شامل فرمائے ہیں، ان سے کتاب کا معیار دوگنا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی اس تالیف کو بھی مقبول عام وخاص فرمائے۔ فقط

العارض
انوار احمد نعیمی جلاپوری
صدر المدرسین دارالعلوم بہار شاہ فیض آباد

نگاہِ اوّلیں

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالَہٗ

وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

میری دیرینہ خواہش تھی کہ کچھ ایسی عام فہم کتابیں لکھی جائیں جو مدلل بھی ہوں اور عوام کو سمجھنے میں دقت بھی نہ ہو، مگر عدیم الفرصتی دامن گیر رہی اور احباب و اساتذہ کا اصرار بڑھتا گیا، درس و تدریس، مدرسہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج کے انتظامی امور میں مصروف و سرگرم رہتے ہوئے، اللہ اور اس کے رسول پیارے مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہوا کہ اس طرح تھوڑا تھوڑا کر کے کتاب ''انوار ہدایت'' لکھی اور منظر عام پر آنے کے بعد عرس اعلیٰ حضرت میں اجراء ہوا، اور علماء و مشائخ کے نوازشات ہوئے تو ہمت میں اضافہ ہوا تب یہ کتاب ''جلوۂ انوار حق'' جو آپ کے مطالعہ کے میز پر ہے، جو اپنے مضامین اور گونا گوں خوبیوں کا جامع ہے، اور بڑی عرق ریزی کے بعد تیار ہوئی ہے، جس کا اندازہ مطالعہ کے بعد لگایا جا سکتا ہے، چالیس عناوین پر ہم نے کم وبیش ۶۰ کتابوں سے احادیث وغیرہ کا انتخاب کیا ہے۔

پہلے کالم میں اصلی عربی عبارت کو عوام کی آسانی کے لئے اعراب کے ساتھ لکھا ہے اور دوسرے کالم میں عام فہم سلیس اردو میں ترجمہ پیش کیا ہے۔ ہر حدیث کا مآخذ نیز اکثر صفحہ وجلد نمبر کے حوالے کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، احادیث کے معانی کی وضاحت کے لئے جگہ جگہ شارحین حدیث کے اقوال ترجمہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں، ہر مضمون کی تصحیح کا کام کیا گیا ہے، پھر بھی اہل علم حضرات سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اگر کوئی خامی نظر آجائے تو مطلع فرمائیں، نوازش ہوگی۔

فقیر محمد صابر القادری فیضی

خادم مدرسہ جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج ضلع بارہ بنکی

۶ ؍ربیع النور شریف ۱۴۳۸ھ مطابق ۶ ؍دسمبر ۲۰۱۶ء

نذرانۂ عقیدت

- قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری بریلی شریف
- جانشین فاتح بلگرام مخدوم الملّت حضرت علامہ سید اویس مصطفےٰ صاحب قبلہ واسطی بلگرام شریف
- شہزادۂ غوث اعظم آل رسول حضرت علامہ ڈاکٹر بادشاہ حسین صاحب قبلہ واسطی بلگرام شریف
- قائد ملت آل رسول حضرت علامہ فیضان مصطفےٰ صاحب قبلہ قادری واسطی بلگرام شریف
- حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سید جلال الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی لال باغ فیض آباد
- جانشین سرکار مسولی حضرت علامہ سید شاہ گلزار اسماعیل قادری واسطی مسولی شریف
- نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند جمال العلماء حضرت علامہ جمال رضا خانصاحب قادری برکاتی بریلی شریف
- نبیرۂ اعلیٰ حضرت محبوب العلماء حضرت علامہ ارسلان رضا خانصاحب قادری برکاتی بریلی شریف
- پیر طریقت حضرت سید شاہ شعیب العلیم صاحب قبلہ بقائی سجادہ نشین خانقاہ بقائیہ صفی پور شریف
- ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفےٰ صاحب قبلہ قادری امجدی گھوسی مئو
- جلالت الارشاد استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی شبیر حسن صاحب قبلہ رضوی رونا ہی فیض آباد
- شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خانصاحب قبلہ قادری بریلی شریف
- خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت صوفی لعل محمد صاحب قبلہ قادری برکاتی چمن شاہ کٹھوری بارہ بنکی
- محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور
- پیرزادہ حضرت علامہ مولانا محمد آصف علی صاحب ازہری ایڈیٹر ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف
- حضرت علامہ مفتی محمد مختار الحسن صاحب قبلہ بغدادی قادری مدرسہ نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد
- بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی ناظم علی صاحب قبلہ قادری نوری مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
- حضرت علامہ مولانا محمد عیسیٰ صاحب قادری مدرسہ تنویر الاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگر
- حضرت علامہ محمد شہاب الدین صاحب رضوی جنرل سیکریٹری جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف
- حضرت علامہ مولانا فصیح الرحمٰن صاحب قبلہ مصباحی دار العلوم یتیم خانہ صفویہ کرنیل گنج گونڈہ

- ـــــ رئیس القلم حضرت علامہ یٰسین اختر صاحب قبلہ مصباحی دار القلم دہلی
- ـــــ معمارِ قوم وملت حضرت علامہ قاری جلال الدین صاحب قبلہ ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ روناہی فیض آباد
- ـــــ حضرت علامہ مولانا شاکر علی صاحب نوری سابق استاذ جامعہ اسلامیہ روناہی فیض آباد
- ـــــ استاذ القراء حضرت حافظ وقاری محمد شمیم صاحب بقائی دار العلوم صفویہ کرنیل گنج گونڈہ
- ـــــ حضرت مولانا قاری سراج الدین احمد صاحب نظامی، مولانا کالونی، میواتی پورہ، فیض آباد
- ـــــ محقق تجوید وقرأت شیخ القراء حضرت علامہ قاری محمد یوسف صاحب عزیزی بانی جامعۃ القراء لکھنؤ
- ـــــ مفتیٔ اگیا حضرت علامہ مفتی عبد القادر صاحب قادری رضوی جامعہ مدینۃ البرکات اگیا ناپارہ
- ـــــ حضرت علامہ مولانا نور محمد صاحب قبلہ مصباحی نوگیاں قیصر گنج بہرائچ شریف
- ـــــ حضرت علامہ مفتی معین الدین صاحب اشرفی دار العلوم بہار شاہ فیض آباد
- ـــــ حضرت علامہ مفتی شمس القمر صاحب قادری فیضی دار العلوم بہار شاہ فیض آباد
- ـــــ حضرت علامہ مولانا واجد علی صاحب فیضی دار العلوم نیازیہ قادریہ فیض آباد
- ـــــ حضرت علامہ مفتی غلام علی صاحب قادری جامعہ اسلامیہ حسینیہ ارواواں فیض آباد
- ـــــ حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب نوری فیضی دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف
- ـــــ حضرت علامہ مولانا یاد علی صاحب قبلہ مصباحی سدھارتھ نگر
- ـــــ حضرت علامہ مولانا جمال احمد خاں صاحب دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف
- ـــــ حضرت علامہ مولانا محمد ایوب صاحب قبلہ رضوی سابق پرنسپل جامعہ اسلامیہ روناہی
- ـــــ حضرت علامہ مفتی ابو طالب صاحب قبلہ فیضی فاضل فیض الرسول کنہٹی سلطانپور
- ـــــ حضرت علامہ مولانا محمد اسلم صاحب پرنسپل دار العلوم عارفیہ زید پور بارہ بنکی
- ـــــ حضرت علامہ مفتی سید احسن رضا صاحب استاذ دار العلوم عارفیہ زید پور بارہ بنکی
- ـــــ حضرت علامہ مولانا محمد شفیق صاحب پرنسپل مدرسہ عربیہ حنفی العلوم بنکی بارہ بنکی
- ـــــ حضرت مولانا پیر حسن میاں چشتی لطیفی دوراہا کنواں اجودھیا فیض آباد
- ـــــ حضرت حافظ وقاری پیر عبد الجلیل صاحب حبیبی اشرفی بانی دار العلوم نیازیہ قادریہ فیض آباد
- ـــــ حضرت حافظ محمد معراج صابری صاحب عالم گنج کٹرہ اجودھیا فیض آباد

مد ظلہم العالیہ کے نام

سوغاتِ محبت

- ـــــ خلیفۂ حضور عتیق ملت حضرت علامہ سید نذر الحسن صاحب قبلہ ہاشمی آسنسول بنگال
- ـــــ خلیفۂ عتیق ملت حضرت علامہ سید ضیاء الحسن صاحب قبلہ ہاشمی سجادہ نشین خانقاہ تیغیہ بیر بھوم ضلع بھیم گڑھ
- ـــــ صاحبزادۂ حضور فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی انوار احمد صاحب امجدی اوجھا گنج بستی
- ـــــ حضرت علامہ مفتی ابرار احمد امجدی صاحبزادۂ فقیہ ملت اوجھا گنج بستی
- ـــــ حضرت مولانا قاری محمد نعیم الدین صاحب قادری شیخ التجوید والقرأت جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج بارہ بنکی
- ـــــ حضرت مولانا قاری محمد زاہد رضا صاحب خطیب وامام سمیر نگر مسجد ضلع لکھیم پور کھیری
- ـــــ حضرت مولانا مفتی محمد سرفراز احمد صاحب مصباحی اکڈنڈی سیتامڑھی بہار
- ـــــ حضرت مولانا محمد شفاعت علی صاحب میواتی پورہ فیض آباد
- ـــــ حضرت حافظ محمد قاسم صاحب قادری استاذ جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج بارہ بنکی
- ـــــ حضرت مولانا توحید عالم صاحب وارثی استاذ جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج بارہ بنکی
- ـــــ حضرت حافظ وقاری محمد سراج الدین صاحب قادری سیتامڑھی بہار
- ـــــ حضرت مولانا قاری جان محمد صاحب قادری منگل میلہ بہرائچ شریف
- ـــــ حضرت مولانا حافظ وقاری محمد نور الدین صاحب گجادھر پور بہرائچ شریف
- ـــــ حضرت مولانا محمد عارف صاحب قیصر گنج بہرائچ شریف
- ـــــ حضرت مولانا حافظ نذر محمد صاحب قیصر گنج بہرائچ شریف
- ـــــ حضرت مولانا اصغر علی صاحب خوشحال پور بارہ بنکی
- ـــــ حضرت حافظ وقاری محمد معین الدین صاحب قادری کرمیانہ بہرائچ شریف

- حضرت حافظ وقاری عبدالخالق صاحب اشرف پوروہ بہرائچ شریف
- حضرت حافظ وقاری محمد اخلاق صاحب قادری اشرف پوروہ بہرائچ شریف
- حضرت حافظ وقاری شکیل احمد صاحب قادری اشرف پوروہ بہرائچ شریف
- حضرت حافظ وقاری زبیر احمد صاحب بارہ بنکی
- فدائے جمال العلماء محمد واصف جمالی صاحب بریلی شریف
- حضرت مولانا غلام وارث صاحب وارثی دیویٰ شریف بارہ بنکی
- حضرت مولانا احمد علی صاحب برکاتی خطیب وامام رزاقیہ مسجد بانسہ شریف بارہ بنکی
- حضرت مولانا محمد غفران رضا صاحب برکاتی ٹانڈہ ضلع امبیڈکر نگر
- حضرت حافظ وقاری محمد رضا صاحب قادری بیلا اکڈارا نیپال
- حضرت مولانا حافظ وقاری عتیق الرحمٰن صاحب برکاتی علیمی جلال پور

سلّمہم اللہ تعالیٰ کے نام

حالاتِ مؤلف

غیر منقسم گونڈہ و بہرائچ اضلاع دینی درسگاہوں اور خانقاہوں کے اعتبار سے ہمیشہ سے مشہور ومعروف رہا ہے یہاں پر شہداء و بزرگانِ دین کے مزارات اپنی عظمت رفتہ کی زبان حال سے داستان سنا رہے ہیں۔

شہروں کے علاوہ نہ جانے کتنے قصبات وقریات ہیں جہاں ماہرین علوم وفنون اور اصحاب علم وفضل درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ہنگامے برپا کئے ہوئے ہیں۔

ولادت وتعلیمات

انہیں قریات ومواضع میں بابو پوروہ موضع کٹرہ شہباز پور پوسٹ برگدی کوٹ ضلع گونڈہ ایک چھوٹی سی بستی ہے جہاں پر صاحبِ ''جلوۂ انوار حق'' حضرت علامہ مفتی صوفی محمد صابر القادری بن غلام حسین چشتی بن عبد الرحمٰن کی ۲؍نومبر ۱۹۶۰ء کو پیدائش ہوئی، گھریلو تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم یتیم خانہ صفویہ کرنیل گنج گونڈہ میں داخلہ لیا، اور گلشن بقائی کے مشفق اساتذہ ذوی الاحترام کے زیر سایہ حفظ وقرأت کی تکمیل فرمائی اور ابتدائی عربی وفارسی کی چند کتابیں بھی پڑھی۔

گلشن بقائی کے اساتذہ کرام میں چند نمایاں نام یہ ہیں:
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حسن محمد خانصاحب قبلہ حشمتی، حضرت قاری عبدالحکیم صاحب قبلہ عزیزی، شیخ التجوید حضرت قاری محمد وسیم صاحب بقائی، استاذ القراء حضرت قاری محمد شمیم صاحب بقائی، ممتاز القراء حضرت قاری ممتاز صاحب عزیزی۔

ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عالم اسلام کی مشہور ومعروف درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا رخ کیا اور وہاں کے مقتدر صاحبان فضل وکمال خصوصاً بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی، محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ امجدی، محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ گیاوی، رئیس التحریر حضرت علامہ یٰسین اختر صاحب مصباحی، محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی جیسے اکابر علمائے عظام سے اکتساب فیض ونور کیا۔

انہیں ایام میں وارث علوم اعلیٰ حضرت امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب رضوی پورنوی علیہ الرحمہ کے علم وفضل کا شہرہ علمی دنیا میں دھوم مچائے ہوئے تھا۔ حضور خواجہ بزرگ نے اپنے وجود مسعود سے دار العلوم اہلسنّت فیض الرسول براؤں شریف کو رونق بخشا تو آپ کے علم وفضل کا شہرہ سنکر علامہ صوفی صاحب قبلہ نے براؤں شریف میں داخلہ لیا، اور حضور خواجۂ علم وفن کی سرپرستی میں آپ کے علاوہ سلطان الواعظین حضرت علامہ عبد المصطفیٰ صاحب قبلہ اعظمی، فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب قبلہ امجدی، مفکر اسلام قائد اہلسنّت حضرت علامہ غلام عبد القادر علوی صاحب قبلہ، جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ محمد یونس صاحب قبلہ نعیمی شیخ الحدیث، حجۃ العلم حضرت علامہ مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی وغیرہم کے خرمن علم سے خوشہ چینی فرما کر ۱۹۸۳ء میں عرس حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے مبارک ومسعود موقع پر علماء کبار ومشائخ عظام کے دستہائے اقدس سے فضیلت وافتاء کے دستار صد افتخار سے نوازے گئے۔

حضرت علامہ صوفی صاحب قبلہ علوم شریعت کے علاوہ مختلف یونیورسٹیز و جامعات سے بھی مختلف ڈگریاں حاصل فرمائی مثلاً منشی، مولوی،

عالم، کامل، اور فاضل (دینیات، معقولات، ادب، طب) مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ، کامل، معلم جامعہ اردو علی گڑھ، ہائی اسکول یوپی بورڈ، ایم۔ اے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد۔

تدریسی خدمات:

فراغت کے بعد بحکم فقیہ ملت علیہ الرحمہ شہر جے پور راجستھان تشریف لے گئے چند ماہ تدریسی خدمات انجام دے کر مدرسہ سراج العلوم قصبہ او بھاری ضلع الہ آباد تشریف لے آئے اور تقریباً ایک سال تشنگانِ علوم و معارف کو سیراب فرماتے رہے، دریں اثناء ارکانِ دار العلوم مخدومیہ لطیفیہ قصبہ بھدرسہ ضلع فیض آباد کے پیہم اصرار اور اکابرین علماء ومشائخ کے مشورہ وایماء پر ۱۹۸۴ء کو قصبہ بھدرسہ تشریف لے آئے اور ۱۹۸۴ء سے ۲۰۰۰ء تک تقریباً ۱۶ رسال قیام فرما کر دار العلوم مخدومیہ لطیفیہ کو بامِ عروج تک پہنچا دیا جو معیاری تعلیم اور تعمیر وترقی کے ہر میدان میں ایک کامیاب ادارہ بن کر اہل علم و دانش کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا، مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، موجودہ دور میں علم تجوید وقرأت (جس پہ تلاوت وعبادت کی صحت موقوف ہے) کا فقدان اور اس کی طرف سے غفلت ولاپرواہی کے پیش نظر ایک بڑا کارنامہ انجام دیا کہ شہر علم وادب لکھنؤ میں فن تجوید وقرأت کی اشاعت وتوسیع کے لئے ایک ادارہ کی جد و جہد فرمائی اور کھدرا سیتاپور روڈ لکھنؤ میں استاذ القراء مجود عصر حضرت علامہ قاری محمد یوسف صاحب قبلہ عزیزی کی معیت میں تجوید وقرأت کی منفرد وممتاز درسگاہ جامعۃ القراء قائم فرمایا، اور تجوید وقرأت کی معیاری تعلیم کا سلسلہ شروع فرما دیا۔

چونکہ موصوف خود ہی جامعۃ القراء کے ناظم تعلیمات بھی رہے جس کی

وجہ سے سونے پہ سہاگہ کے مصداق تعلیم ہونے لگی، آج ادارہ جامعۃ القراء پوری دنیا میں اپنی منفرد شناخت رکھتا ہے۔

حضرت صوفی صاحب قبلہ کی علمی شہرت ومقبولیت کی بنا پر ۲۰۰۱ء میں ارکان جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج ضلع بارہ بنکی نے اپنے جامعہ میں پرنسپل کی جگہ کے لئے آپ سے رابطہ کیا، کیونکہ اسی دوران جامعہ رحمانیہ میں پرنسپل کی جگہ خالی ہوئی تھی، آپ نے جامعہ رحمٰن گنج کے لئے منظوری دے دی اور اس طرح موصوف ۲۰۰۱ء سے تادم تحریر جامعہ عربیہ رحمانیہ میں اپنے علم وفضل کا دریا بہار ہے ہیں۔ جامعہ میں جو بھی تعمیر وترقی نظر آرہی ہے اور تعلیم وتعلّم کا ایک شاندار ماحول ہے حضرت علامہ کی مرہونِ منت ہے۔

تصنیفات:

حضرت علامہ صوفی صاحب قبلہ درس وتدریس ودیگر مصروفیات کے باوجود وعظ ونصیحت اور تصنیف وتالیف کا کام بھی کرتے رہتے ہیں، آپ کی تصنیفات میں ''فضائل محرم''، ''فضائل صفر المظفر''، ''ماہ جمادی الاولیٰ کی فضیلت''، ''ماہ جمادی الاخریٰ کی فضیلت''، ''فضائل رجب المرجب''، ''فضائل شعبان''، ''فضائل عید قرباں''، اور ''انوارِ ہدایت'' کے علاوہ ''جلوۂ انوارحق'' جو آپ کے ملاحظہ کی میز پر موجود ہے، علاوہ ازیں آپ کے نوک قلم سے نکلے ہوئے چند مضامین ومقالات بھی مختلف رسائل وجرائد کی زینت بن کر اہل علم وقلم سے داد وتحسین حاصل کر چکے ہیں۔

مستقبل میں علامہ موصوف تصنیف وتالیف کے سلسلے میں ایک ادارے کے قیام کا ارادہ بھی رکھتے ہیں، خدائے قادر وقیوم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کے عزائم کی جلد از جلد تکمیل فرمائے تاکہ عوام اہلسنّت خوب سے خوب تر فائدہ حاصل کر سکے۔ نیز مسلک

حقہ یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کا ذریعہ بن سکے۔

بیعت وارادت:

حضرت صوفی صاحب قبلہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے زمانۂ تعلیم ہی میں بریلی شریف کی عظیم خانقاہ کے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں عالم اسلام کی عبقری شخصیت شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنّت حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ نوری علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ اور بعد بیعت سرکار مفتی اعظم ہند نوراللہ مرقدہ نے کمال شفقت ومحبت سے اپنے دست مبارک سے ایک لڈو کیا کھلایا کہ علم ومعرفت، زہد وتقویٰ آپ کے سینۂ بے کینہ میں انڈیل دیا، **فالحمد للہ علی ذالک۔**

اجازت وخلافت:

انسانی زندگی میں انقلاب لانے کے لئے جہاں علوم ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے، وہیں علوم باطنی اور مشائخ واہل اللہ کی رہنمائی بھی ناگزیر ہوتی ہے۔ علامہ موصوف نے علوم شریعت کی تکمیل کے لئے جس طرح علمائے ربانیین کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کیا ٹھیک اسی طرح علوم طریقت ومعرفت کے لئے مختلف خانقاہوں کے مسند رشد وہدایت کے تاجداروں سے راہ سلوک ومعرفت کی تکمیل فرماتے رہے ہیں۔

علامہ موصوف کو چار اکابر مشائخ سے مختلف سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل ہے، مثلاً:

(۱) سلسلۂ چشتیہ نقشبندیہ، تیغیہ، بخشیہ، ابوالعلائیہ میں مغربی بنگال کی عظیم روحانی شخصیت آلِ رسول حضرت علامہ پیر سید عتیق الرحمٰن

صاحب قبلہ آسنسولی علیہ الرحمہ سے اجازت وخلافت حاصل ہے۔

(۲) حضور فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ نے اپنی اواخر حیات میں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ امجدیہ کی اجازت وخلافت اپنے قلم حق رقم سے لکھ کر بذریعہ ڈاک عنایت فرمایا تھا۔

(۳) حضور نواسۂ مفتی اعظم ہند جمال العلماء حضرت علامہ جمال رضا خان صاحب قبلہ رضوی بریلی شریف نے عرس رضوی کے پرنور موقع پر ٹھیک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے قل شریف سے قبل علماء ومشائخ کی موجودگی میں آپ کے سر پر دستار خلافت واجازت باندھ کر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ برکاتیہ وغیرہم کی اجازت مرحمت فرما کر خلیفہ ومجاز وماذون بنایا۔

(۴) حضور فاتح بلگرام علیہ الرحمہ کے علم وفضل کے وارث وامین اور حقیقی جانشین مخدوم الملّت حضرت علامہ سید شاہ اویس مصطفےٰ صاحب قبلہ قادری واسطی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ رزاقیہ صغرویہ واسطیہ بلگرام شریف نے ۲۰۱۵ء میں جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج کے سالانہ اجلاس بنام ''اعجاز قرآن کانفرنس'' میں برسر اسٹیج علماء ومشائخ کی موجودگی میں جملہ سلاسل سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رزاقیہ صغرویہ کی اجازت وخلافت عطا فرما کر دستار خلافت سے سرفراز فرمایا۔ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء.

دینی خدمات:

حضرت صوفی ملت کی دینی وعلمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے، تقریباً ۳۳ سالہ تدریسی خدمات کا ایک طویل سلسلہ ہے جو تا ہنوز جاری و ساری ہے۔ آپ نے جہاں تحریر وتقریر، وعظ ونصیحت سے دین متین کی خدمت کی ہے وہیں تعویذات کے ذریعہ بھی قوم مسلم کی خدمت کرتے

رہتے ہیں، بقول حضور فقیہ ملت:

''مرید کو اپنے پیر سے حقیقت میں خلوص ہو تو پیر کے وصف خاص کا عکس مرید میں پایا جانا ضروری ہے اسی لئے پیر کے وصف خاص کی جھلک اگر مرید میں نہ پائی جائے تو ہم اسے مرید صادق نہیں سمجھتے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج ۲ ص ۴۲)

تو چونکہ حضرت صوفی ملت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مرید خاص ہیں اور حضور مفتی اعظم ہند سے خاص لگاؤ بھی ہے، اسی لئے انھیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعا، تعویذ، بیعت وارشاد کے ذریعہ بیمار، آسیب زدگان اور مسحور لوگوں کی صحت یابی کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ جمعرات وجمعہ کو لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے آپ کو اوراد و وظائف کی اجازت دیتے وقت ارشاد فرمایا تھا ''بیٹا کبھی زبان نہ کھلے، چند منٹ توقف کے بعد فرمایا ''کبھی کوئی کمی نہیں ہوگی'' اپنے پیر کامل کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بغیر کسی اجرت کے تعویذات سے قوم کی خدمت کرتے رہتے ہیں، علماء سے سنا گیا ہے کہ سرکار مفتی اعظم ہند جس سے ناراض ہو جاتے تھے اس کو کئی کئی تعویذات عنایت فرماتے تھے اور اس کا بیڑا پار لگا دیتے تھے، راقم نے مشاہدہ کیا ہے کہ آپ اپنے پیر کامل کے اس وصف خاص کا مظہر ہیں، جس سے ناراض ہو جاتے ہیں اس کا کام بن جاتا ہے خدائے قدیر آپ کے قلم حقیقت رقم میں مزید قوت وتوانائی عطا فرمائے۔

معمولات:

حضرت صوفی ملت صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اوراد و وظائف و معمولات مشائخ کے زبردست حامل ہیں، بزرگانِ دین رحمہم اللہ کے اعراس

کے موقع پر ان کے آستانے پر حاضری دینا آپ کا طرۂ امتیاز ہے، ۱۲/ربیع الاول شریف کو ذکر میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل کا اہتمام نہایت تزک و احتشام کے ساتھ اپنی جیب خاص سے پابندی کے ساتھ کرتے ہیں، حاجت روائی ، غرباء پروری ، علماء نوازی ، طلبہ علوم نبویہ کی ضروریات و اخراجات کو پورا کرنا آپ کا وصف خاص ہے، مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت و توسیع کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں، جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج کے معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے مختلف اسکیمیں تیار کرتے رہتے ہیں۔

بارگاہ رب ذوالجلال میں دعا ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں آپ کے علم وعمل، صحت وتندرسی اور کمال و جمال میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آپ کا سایہ عاطفت ملت اسلامیہ کے سروں پہ تا دیر قائم ودائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین۔

از قلم

محمد نعیم الدین قادری

خادم التدریس جامعہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج بارہ بنکی

۲۰/صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۱ نومبر ۲۰۱۶ء بروز دوشنبہ مبارکہ

حمد باری تعالیٰ

از: اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی ہم نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نہ یک بنایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بہ مشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

☆☆☆

نعت رسول مقبول

از: اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین وفلک سماک وسمک میں سکہ رواں تمہارے لئے

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثناء میں کھلے رضؔا کی زباں تمہارے لئے

☆☆☆

نعت رسول مقبول

از: نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند جمال ملت
حضرت علامہ **محمد جمال رضا خان** صاحب بریلی شریف

ہمارے درد کا درماں ہمارے غمزدہ تم ہو
محمد مصطفےٰ صل علی نورِ خدا تم ہو

خداوند عرب تم ہو امام الانبیاء تم ہو
حبیب کبریا تم ہو مسافر لامکاں تم ہوں

تمہیں سے ہم نے جانا ہے تمہارا رب ہمارا ہے
تمہارے رب کا کہنا ہے ہمارے رہنما تم ہو

تم ہی اول تم ہی آخر تمہیں ظاہر تمہیں باطن
خدا کا جلوہ تم میں ہے خدا کا آئینہ تم ہو

خدا کا فضل ہے تم پر تمہارا فضل ہے ہم پر
تمہارا مدعا رب ہے ہمارا مدعا تم ہو

وہ جنت ہو یا دوزخ ہو یا برزخ ہو کہ دنیا ہو
کہیں بھی جائے کوئی ہر جگہ فرماں روا تم ہو

میرے آقا میرے مولیٰ مرے داتا مرے ایماں
ہاں محشر کے سمندر میں سبھی کے ناخدا تم ہو

نماز پنجگانہ کا ہے کعبہ ، کعبۂ مکہ
دعا کا کعبہ تم ہو اور کعبے کی دعا تم ہو

جمالؔ زندگی تم ہو جمالؔ دو جہاں تم ہو
جمال کبریا صل علی نورِ خدا تم ہو

حب مصطفیٰ روح ایمان ہے

ہر وہ شخص جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان وعقل وفہم کی اعلیٰ ترین دولت سے مالا مال فرمایا ہے وہ یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ حب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ایمان کی روح ہے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(حدائق بخشش)

شریعت مطہرہ نے ہر مسلمان پر حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اس کے تمام خویش واقارب اعزہ واحباب سے زیادہ لازم کی ہے۔

قرآن مقدس میں ارشادِ ربانی ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (پ۱۰ سورۂ توبہ آیت:۲۴)

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری عورتیں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر رہتا ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں سے کوئی چیز بھی اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار کرو کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ. (بخاری ج۱ص۱۰۴ کتاب الایمان، مسلم ج۱ص۹۳)

ترجمہ: تم میں سے کوئی مومن کامل نہ ہوگا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ و اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

حضرت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''نشان ایمان مومن کامل آنست کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبوب تر ومعظم از ہمہ چیز وہمہ کس باشد نزد مومن ومراد بہ محبت اینجا ترجیح جانب آں حضرتست صلی اللہ علیہ وسلم در ادائے حق بالتزام دین واتباع سنت ورعایت ادب وایثار رضائے وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر ہر کہ وہر چہ غیر اوست از نفس وولد ووالد واہل ومال ومنال چنانکہ راضی شود بہلاک نفس خود وفقدان ہر محبوب نہ فوات حق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''

ترجمہ: مومن کامل کے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ مومن کے نزدیک رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں، اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اونچا مانے اس طرح کہ حضور کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کرے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرے۔ حضور کی تعظیم وادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اپنے عزیز واقارب اور اپنے مال واسباب پر حضور کی رضا وخوشنودی کو مقدم رکھے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی راضی رہے۔ لیکن حضور کے حق کو دبتا ہوا گوارہ نہ کرے۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۴۷)

حضرت بیدم شاہ وارثی علیہ الرحمہ دیویٰ شریف یوں فرماتے ہیں کہ:

قبلہ و کعبۂ ایمان رسولِ عربی
دو جہاں آپ پر قربان رسولِ عربی

چاند ہو تم تو رسولان سلف تارے ہیں
سب نبی دل ہیں تو تم جان رسولِ عربی

تیرا دیدار ہے دیدارِ الٰہی مجھ کو
تیری الفت مرا ایمان رسولِ عربی

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ثَلاَثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ

وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ (بخاری کتاب الایمان ج ا ص ۱۰۴ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

ترجمہ: جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی لذت سے بہرہ اندوز ہوگا ایک یہ کہ اللہ و رسول اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ محض اللہ کے لئے کسی سے دوستی رکھے، تیسرے یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔

مذکورہ آیت اور دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ واولاد، عزیز واقارب، دوست واحباب، مال ودولت، مسکن، وطن اور اپنی جان غرض کہ ہر چیز کی محبت سے زیادہ ضروری ولازم ہے۔

اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت ومحبت نہ رکھے، یا ان کی مخالفت کرے تو خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو اس سے دوستی ومحبت اور رشتہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

حضور تاج الشریعہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاہ ان پر فدا کر دیں

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

جس سے تم روٹھو وہ برگشتۂ دنیا ہو جائے
جس کو تم چاہو وہ قطرہ ہو تو دریا ہو جائے

معیارِ محبت

اس سلسلے میں بعض حضرات کا مسلک تو یہ ہے کہ محبت کا معیار محبوب کی اتباع اور اس کی پیروی ہے، کیونکہ محب محبوب کا مطیع اور متبع ہوتا ہے۔

اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعُ

قرآن کریم میں بھی فرمایا:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ ۔

ترجمہ: میرے محبوب آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، (پھر) اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ محبت کی شرط اتباع و اطاعت ہے، لہٰذا جو گروہ متبع سنت اور پابند شریعت ہے وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محب اور صحیح معنی میں مومن ہے۔

ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اتباع و اطاعت کے معنی پر غور کیا جائے صحیح معیارِ محبت کے تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ فرما کر ہمیں یہ بتا دیا کہ اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت ہے، محبوب کا دشمن کبھی محبوب نہیں ہوسکتا، پھر اللہ تعالیٰ کے محبوب کا دشمن اللہ تعالیٰ کا محبوب کیونکر ہوسکتا ہے۔

ثابت ہوا کہ اس آیت مبارکہ میں اتباع کے معنی محبت رسول کے بغیر صرف ان کی سنن کریمہ کو نقل کرنا نہیں بلکہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کے معنی یہ ہیں کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نشے میں مخمور اور ان کے جذبات الفت سے مجبور ہو کر بتقاضائے الفت و محبت ان کی اداؤں کے سانچے میں ڈھل جاؤ،

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے محبوب و مطلوب ہیں، اور جب تم ان کی اتباع اور پیروی کر کے ان کی پیاری پیاری اداؤں کے سانچے میں ڈھل جاؤ گے، تو تم بھی محبوب و پیارے ہو جاؤ گے، یہ اتباع قطعاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی دلیل ہے۔

مگر بات جہاں تھی وہیں رہی، سوال یہ ہے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ فلاں گروہ یا فلاں شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی الفت و محبت کے ساتھ ان کی سنن کریمہ پر عمل کر رہا ہے، اور فلاں آدمی بغیر محبت کے محض نقالی میں مصروف ہے، آیئے اس سوال کا حل اور معیارِ محبت تلاش کریں، حضرت ابو دردا ءرضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُبُّکَ الشَّئَی یُعْمِیْ وَیُصِمُّ (مسند امام احمد)

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انسان کو جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو) وہ محبت اس کو (محبوب کا عیب دیکھنے سے) اندھا (اور محبوب کا عیب سننے سے) بہرہ کر دیتی ہے۔

اس مقدس حدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ محبت کی نا قابل تردید دلیل اور صحیح معیار یہ ہے کہ مدعی محبت کی آنکھ اور کان محبوب کا عیب دیکھنے اور سننے سے پاک ہو، عقل سلیم کے نزدیک بھی محبت کا صحیح معیار یہی ہے، کیونکہ محبت کا مرکز حسن و جمال ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ محبت والی آنکھ کو محبوب کی ذات میں کوئی عیب نظر آئے، اور اگر کسی کو محبوب میں عیوب و نقائص نظر آتے ہیں تو وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے، محبت والی آنکھ کو محبوب کا واقعی عیب نظر نہیں آتا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بے عیب ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ   وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری آنکھ نے آپ سا حسین وجمیل اور کوئی نہیں دیکھا، کیونکہ آپ سا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ آپ ایسے پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عیب ہیں اور جسے بے عیب میں عیب نظر آئے اس کا دعویٰ محبت کہاں تک درست ہوگا، اسی معیار پر موجودہ فرقوں کو سمجھ لیجئے، کوئی گروہ خلفائے راشدین اور محبوبین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کافر ومنافق کہہ کر ذات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کفر و نفاق کی محبت کا عیب لگا رہا ہے۔ کوئی آلِ اطہار کی شان میں گستاخیاں کرکے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچا رہا ہے، کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال خاتمیت کا انکار کرکے تنقیص نبوت پر کمر باندھی ہوئی ہے، کوئی جماعت تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس احادیث کا انکار کرکے سرکار کی توہین وتکذیب میں مصروف ہے۔

کسی نے آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات علمیہ و عملیہ کا انکار کرکے تنقیص رسالت کی، کوئی کہتا ہے کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے، وہ ہمارے ہی جیسے بشر تھے، وہ ہمارے بڑے بھائی کے برابر تھے، اور ان کی تعظیم فقط بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے، کوئی کہتا ہے نماز میں ان کی طرف خیال لے جانا، زنا کے وسوسے، بی بی کی مجامعت کے خیال اور بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بھی بدتر ہے۔

کوئی کہہ رہا ہے کہ جیسا علم ان کو ہے ایسا تو ایرہ غیرہ نتھو خیرا اور ہر پاگل اور ہر نابالغ اور حیوان اور ہر چار پائے کو بھی ہے۔

اور کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضور کا علم تو شیطان لعین اور ملک الموت کے علم سے بھی کم ہے، اور کوئی کہہ رہا ہے کہ ان کا میلاد شریف کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہنود کنہیا کا جنم دن مناتے ہیں، اور کوئی علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ ان سے بے شمار غلطیاں ہوئیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا (معاذ اللہ)

محبت رسول کی علامت

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جس سے محبت ہوتی ہے جمیع احوال میں اس کی اقتدا ضروری ہے، ایسے بندے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی محبت فرماتے ہیں۔

حب مصطفےٰ اصل الاصول ہیں

مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیار کیا ہے۔ عرض کی کچھ نہیں ہاں مجھے اللہ سے اور آپ سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت میں تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہوگی۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

غرض کہ کیا کیا لکھا جائے، معمولی سمجھ رکھنے والا انسان اس حقیقت کو نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ عقل وشرع سے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل محبت کو محبوب میں کوئی کمی نظر نہیں آتا اور نہ ان کا کان محبوب کا عیب سن

سکتا ہے، تو جس قوم کا شب و روز یہی وطیرہ ہو کہ قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں عیوب ونقائص ثابت کرنے کے درپے ہو وہ کیونکر سرکار کی محبت کے دعوے میں صادق ہوسکتی ہے۔

خدا کی قسم! حضور تو محمد ہیں اور محمد کے معنی ہی بے عیب ہیں تو جس نے محمد کے اندر عیب مانا، اس نے محمد کو محمد ہی نہیں مانا، حضور کو محمد وہی مانتا ہے جو حضور کو بے عیب مانتا ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پس ثابت ہوا کہ تمام فرقوں میں وہ فرقہ اپنے دعویٰ محبت میں سچا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عیوب ونقائص سے منزہ اور پاک مانتا ہے۔

آپ کا ذکر ذکر خدا ہے

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِکَ مَعِیَ وَقَالَ اَیْضًا جَعَلْتُکَ ذِکْراً مِنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ (شفاء شریف ج۱، ص۱۲)

ترجمہ: میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

اس حدیث قدسی سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پاک کو اپنا ذکر فرمایا، یاد رہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی ذکر خدا جل شانہ کے ساتھ ساتھ ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوے دکھائے ہیں۔

مقام اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

پارہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

خداوند کریم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی

(پ۲۵ ع۴، سورہ شوریٰ آیت ۲۳)

ترجمہ: اے محبوب تم فرماؤ کہ میں اس پر یعنی تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت یعنی میں تم سے قرابت کی محبت کا مطالبہ کرتا ہوں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تصنیف در منثور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں مروی ہے، انصاری صحابہ فرماتے ہیں کہ اہل بیت نبوت نے ہم لوگوں کے قول وفعل سے فخر محسوس کیا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں تم لوگوں پر فضیلت حاصل ہے، جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ ان لوگوں کی مجلس میں تشریف لے گئے اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تم لوگ بے عزت نہیں تھے، تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ عزت عطا فرمائی؟ انصار نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ حضور نے فرمایا کیا تم مجھے جواب نہیں دیتے؟ انصار نے کہا حضور ہم کیا کہیں؟ فرمایا کیا تم لوگ یہ نہیں کہتے کہ کیا آپ کی قوم نے آپ کو نہیں نکال دیا تھا، تو ہم نے آپ کو پناہ دی؟ کیا

انھوں نے آپ کونہیں جھٹلایا تھا تو ہم نے آپ کی تصدیق کی کیا انھوں نے آپ کونہیں چھوڑ دیا تھا تو ہم نے آپ کی امداد کی؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ انصار گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے ،اورعرض کیا اَمْوَالُنَا وَمَا فِیْ اَیْدِینَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی ہمارے مال اور ہماری سب ملکیت اللہ اوراس کے رسول کے لئے ہےتو یہ آیت مبارکہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی نازل ہوئی۔(الشرف المؤبد ص۲۷)

یادرہے کہ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں،اس تعلق سے علامہ جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں اور بہت سے دیگر مفسرین نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے وہ کون سے رشتہ دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے فرمایا علی، فاطمہ اوران کی اولاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(الشرف المؤبد ص:۲۷)

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

کس زباں سے ہو بیان عز و شان اہل بیت
مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدح خوان اہل بیت

حجۃ الوداع کے موقع پرعرفہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثیر صحابہ کرام کے سامنے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ہم سب مسلمانان عالم کے لئے ایک بے مثال دستورالعمل ہے۔

مشہور صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مِنْ اَنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ۔(سنن ترمذی ص۷۳۶-۷۳۵)

ترجمہ: اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے، اللہ کی کتاب اور میرے گھر والے ''اہل بیت''

اس حدیث پاک میں خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رشد و ہدایت چاہتے ہو اور گمراہی و ضلالت سے اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہو تو میرے اہل بیت کا دامن تھام لو نیز اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن عظیم سے اپنے آپ کو وابستہ رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

یہ ارشاد عالی صحابہ کرام کی مقدس اور پاکیزہ جماعت سے ہو رہا ہے، اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اہل بیت اطہار کا درجہ کس قدر بلند و بالا ہے۔

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

صحابی رسول حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخِرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَ عَلَیَّ الْحَوْضَ مَانظُرُوْا

كَيْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِيْهِمَا. (سنن ترمذی ج۲ص۲۳۷-۲۳۶)

ترجمہ: بیشک میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے، تو دیکھو کہ تم میرے بعد ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو۔

اس حدیث پاک میں بالکل واضح الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے امتیو! اگر تم گمراہی اور ضلالت سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن کریم اور میرے اہل بیت سے اپنے آپ کو وابستہ رکھو۔

مگر افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتنی تاکید فرمانے کے بعد بھی امت محمدیہ میں اپنے آپ کو شامل کرنے والے گروہ نے قرآن حکیم پر طرح طرح کے حملے کئے اور اہل بیت اطہار کی شان میں گستاخیاں اور بدسلوکیاں کیں جس سے تاریخ اسلام کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔

استاذ زمن حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

شانِ اہل بیت

اس زمانے میں ایسے بدبخت اور ملحد بے ایمان لوگ بہت ملیں گے، جو اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت سے نفرت اور دشمنی کرتے ہیں، ان کی مقدس ذات پر طرح طرح کے رکیک اور نازیبا کلمات ادا کر کے ان کی شان کو گھٹانے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں، جب کوئی محبّ اہل بیت عاشق رسول صاحب علم وفضل ان مقدس حضرات کی تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے تو ان یزیدیوں اور خارجیوں کے چہرے بدل جاتے ہیں، اپنے آپ کو دشمنان اہل بیت کی صف میں شامل کر لیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا۔ (تفسیر کبیر ص ۱۶۵)

ترجمہ: جو اہل بیت کی محبت میں مرا اس نے شہادت کی موت پائی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوْرًا۔ (تفسیر کبیر ص ۱۶۵)

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا وہ ایسا ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكْمِلُ الْاِيْمَانِ۔ (تفسیر کبیر ص ۱۶۵)

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا وہ مکمل ایمان کے ساتھ انتقال کیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّۃِ ثُمَّ مُنْکَرُ وَ نَکِیْرٍ.

ترجمہ: متنبہ ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا اسے حضرت عزرائیل یعنی ملک الموت علیہ السلام اور منکر نکیر جنت کی بشارت دیں گے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یُزِفُّ مِنَ الْجَنَّۃِ کَمَا یُزِفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا۔ (تفسیر کبیر ص ۱۶۵)

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا اس کو ایسی عزت کے ساتھ جنت میں لے جایا جائے گا جیسے دلہن کو اس کے شوہر کے گھر لے جایا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَتَحَ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ بَابَانِ اِلٰی الْجَنَّۃِ.

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰہُ قَبْرَہٗ مَزَارَ مَلٰئِکَۃِ الرَّحْمَۃِ.

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دے گا۔

اور ارشاد فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلٰی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ. (تفسیر کبیر ۱۶۶-۱۶۵، تفسیر کشاف ج ۳، ص ۴۶۷)

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا وہ مسلک حق اہلسنّت و جماعت پر مرا۔

یہ ساری بشارتیں اور خوش خبریاں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اہل بیت اطہار اور خاندان نبوت سے الفت و محبت رکھتے ہیں، اور اپنے ہر قول و فعل اور اپنی تحریروں سے اہل بیت کی محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔

ہوں گے وہی لوگ محبوب بروز محشر
مشعل حسینی دل میں جلانے والے

(وحید جلالپوری)

حاسدین اہل بیت اطہار

جولوگ اہل بیت رسالت اور خاندان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض وحسد رکھتے ہیں اور اپنے قول وفعل اور اپنی تحریر وتقریر سے ان مقدس نفوس کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، اس کے لئے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

حضور فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ.

ترجمہ: آگاہ ہوجاؤ! جو اہل بیت کی بغض ودشمنی میں مرا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِراً.

ترجمہ: خبردار ہوجاؤ! جو اہل بیت کی دشمنی وبغض میں مراوہ کافر مرا۔

نیز ارشاد فرمایا کہ:

اَلاَ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشُمُّ رَائحَۃَ الْجَنَّۃِ.

ترجمہ: خبردار ہوجاؤ! جو اہل بیت کی بغض وعداوت میں مراوہ جنت کی خوشبو سے محروم ہوگیا۔ (تفسیر کبیر)

اب ان گستاخان اہل بیت کو سوچنا چاہئے کہ ان کا ٹھکانا کدھر ہے، یزید جیسے فاسق وفاجر انسان کو امیر المؤمنین، جنتی اور امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ صد معاذ اللہ باغی وگنہگار اور مجرم کہنے اور لکھنے والو اپنے انجام کو سوچو ایک نہ ایک دن مرنا ہے، اب بھی وقت ہے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔

بیدؔم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات ☆ خیر النساء حسین وحسن مصطفےٰ علی

مقام اصحاب رسول

مذہب اسلام میں صحابیت سب سے بڑا درجہ ہے، پیغمبر کے بعد صحابی اعلیٰ رتبے والے ہیں، تمام دنیا کے اولیاء، اقطاب وابدال، غوث صحابی کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے، اور کیوں نہ ہو کہ صحابی صحبت یافتہ حضور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ:

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ .

ترجمہ: میرے صحابہ تاروں کے مثل ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔

حضور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّتِیُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْلَھَا . (ابن ماجہ ص۴۳)

ترجمہ: اپنے اوپر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم کرلو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لاَ تَسَبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَابَلَغَ مُدَّ اَحْدِھِمْ وَلاَ نِصْفَہٗ۔ (بخاری شریف ج۲ص۴۸۴)

ترجمہ: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ (خیرات) کرو تو وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔

حضرت جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لاَ تَمُسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَأٰنِیْ (ترمذی شریف ج۲ص۲۶۰ ے)

ترجمہ: اس مسلمان کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّہُ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہُ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہُ یُوْشَکُ اَنْ یَّاخُذَہٗ۔ (ترمذی شریف ۲/۲۶۲ ے)

ترجمہ: میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے بعد انھیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنانا، جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا، جس نے انھیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، ناراض کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا رَأَیْتُمْ وَالَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی شَرِّکُمْ۔ (ترمذی ۲/۲۶۳ ے)

ترجمہ: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو کہ وہ میرے صحابہ کی شان میں

گستاخیاں کررہے ہیں تو ان سے کہہ دو تمہاری اس بری حرکت پر اللہ کی لعنت ہو۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

مَامِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (ترمذی ۲/۲۶۳ ے)

ترجمہ: میرا کوئی صحابی کسی زمین میں وفات نہیں پاتا مگر وہ قیامت کے دن اس کا پیشوا اور نور ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مِثْلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِیْ الطَّعَامِ لَایَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ۔ (خصائص کبریٰ ۲/۴۹۷)

ترجمہ: میرے صحابہ کی مثال میری امت میں کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے درست نہیں ہوتا ہے۔

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَنِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِیْ مِنْھُمْ وَزُرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْھَارًا فَمَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَلَا عَدْلاً۔ (مظاہر حق ۴/۸۴)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے صحابہ کو منتخب فرمایا، پس ان کو میرا وزیر اور مددگار بنایا جو ان کو برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کا فرض اور نفل قبول

نہ فرمائے گا۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے فرائض ونوافل بھی قبول نہیں فرمائے گا۔ (شفاء شریف ۲/ ۴۸۸)

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ میری امت میں کسی آدمی سے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں میرے صحابی کی محبت فرما دیتا ہے۔ (صواعق محرقہ ص ۴۷)

حضور انور دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جو میرے صحابہ کو گالی دے گی، تم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، اور نہ ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا، ان سے شادی بیاہ بھی نہ کرنا اور نہ ان کے پاس بیٹھنا اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرنا، نیز آپ نے فرمایا کہ جو صحابہ کو برا کہے اس کو مارو۔ (شفاء شریف ۲/ ۴۸۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اس کو قتل کرو اور جو شخص میرے صحابہ میں سے کسی کو برا کہے اس کو سزا دو۔ (شفاء شریف ۲/ ۳۸۳)

دہ یار بہشتی اند قطعی   ابو بکر و عمر عثمان و علی
سعد است وسعید ابوعبیدہ   طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مراتب صحابہ کرام

علمائے اہلسنّت و جماعت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اور امام برحق ہیں، ان کے بعد حضور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضور سیدنا ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد فاتح خیبر حضور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور باقی عشرہ مبشرہ یعنی حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت ابوعبیدہ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل واعلیٰ ہیں، ان حضرات کے بعد عام صحابہ اہل بدر پھر اہل احد، پھر تمام بیعت ورضوان کے صحابہ پھر وہ جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی، پھر ان کے بعد فتح مکہ کے دن یا اس کے بعد ایمان لانے والے صحابہ افضل ہیں۔

حضرت ابومنصور بغدادی نے لکھا ہے کہ اس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸، تکمیل الایمان ۲۵۳، شرح فقہ اکبر ۱۴۵)

حضور سیدنا صدیق اکبر کا مقام ومرتبہ

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفےٰ
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَئْيٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابٍ يَعْنِيْ اَلْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ عَهْدِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا اَبَابَكْرٍ ۔(بخاری شریف۲/ ۸۱-۳۸۰)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے گا اسے تو خدشہ ہی کیا پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیا کوئی ایسا بھی ہے، جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا، فرمایا ہاں اے بوبکر مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدًا اِلَّا وَقَدْ كَافِنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنْ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعْنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعْنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً اَلَا وَاِنَّا صَاحِبُكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ ۔(ترمذی۲/ ۲۸۸)

ترجمہ: ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا، ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا۔ کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال نے دیا، اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا، سنو! تمہارا ساتھی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو خدا کا خلیل ہے۔ یعنی خدا کا دوست ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ:

اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَاَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ (ترمذی۲/۲۹۲)

ترجمہ: تم میرے غار ثور کے ساتھی ہو، اور حوض پر بھی میرے ساتھ رہو گے۔

خدائے لم یزل ہے بالیقیں صدیق اکبر کا
حبیب حق امام المرسلین صدیق اکبر کا
ہوا ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار سے ثابت
ہے لا ثانی کوئی ثانی نہیں صدیق اکبر کا
(شہید القادری نقشبندی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی میرے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَنْتَ عَتِیْقٌ مِنَ النَّارِ ۔یعنی اللہ تعالیٰ نے تجھے جہنم سے آزاد فرما دیا ہے،حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس روز سے میرے والد محترم کا نام عتیق ہوگیا۔(ترمذی ۲/۴۹۴)

حضور انور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَابَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ ۔
(ابوداؤد شریف،مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۵۷)

ترجمہ: اے ابوبکر سن لو کہ میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں داخل ہوگے۔

حضور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے میرے سینے میں ڈالا میں نے صدیق اکبر کے سینے میں ڈال دیا، ما صب اللہ فی صدری شیئا الا قد صببته فی صدر ابی بکر.

صدر دیں صدیق اکبر قطب حق ... در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق
آنچہ حق از بارگاہ کبریا ... ریخت در صدر شریف مصطفیٰ
آن ہمہ در سینہ صدیق ریخت ... لا جرم تا بود زد تحقیق ریخت

(ماخوذ از بزم نقشبندی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہوں گی؟ فرمایا ہاں عمر کی نیکیاں اتنی ہیں،حضرت عائشہ

صدیقہ فرماتی ہیں میں نے پھر پوچھا اور ابوبکر کی نیکیاں کہاں گئیں؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ لِحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ ۔(مشکوٰۃ ص ۵۶۰)

ترجمہ: عمر کی ساری عمر کی نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہے۔

ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَشُکْرُهٗ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ اُمَّتِیْ۔(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۱)

ترجمہ: ابوبکر سے محبت کرنا اور ان کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔

معلوم ہوا کہ رسولان معظم کے بعد عالم انسانیت میں افضل ترین جو ذات اقدس تسلیم کی گئی ہے، وہ حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہے، آپ ہی رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق امام مطلق جانشین اول ہیں۔

سلام اس پر جو تھا صدیق اکبر صدق کا پیکر
صدیق مصطفیٰ پہلا مصدق بھی نبوت کا

ہیں لا تعداد صادق محفل کونین میں لیکن
صداقت میں کوئی ثانی نہیں صدیق اکبر کا

آپ کو آقا نے بخشا ہے لقب صدیق کا
آپ ہی ہیں صدق کے خورشید تاباں مرحبا

(فیاض ٹانڈوی)

حضور سیدنا عمر فاروق اعظم کا مقام

اعلانِ نبوت کے چھٹے برس ستائیس برس کی عمر میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس دعا سے اسلام لائے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً ۔(تاریخ الخلفاء ص۱۸۳ بحوالہ حاکم)

ترجمہ: یاالٰہ العٰلمین عمر بن خطاب سے اسلام کا غلبہ عطا فرما۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فاروق حق و باطل امام الھدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی ہم زبان نبی
جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

جب حضرت عمر فاروق اسلام لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔

قَدِ اسْتَبْشَرَ یَا مُحَمَّدُ اَھْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ ۔ یارسول اللہ آسمان والے آج عمر کے مشرف بہ اسلام ہونے پر بشارت وتہنیت دیتے ہیں، اور وہ خوشیاں مناتے ہیں۔(کشف المحجوب ص۱۱۲)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ یَعْنِیْ اَللَّبَنَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَی الرِّیِّ تَجْرِیْ اَوْ فِیْ ظُفُرِیْ اَوْ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ اَلْعِلْمُ ۔(بخاری شریف۲/ ۳۸۸)

ترجمہ: میں سورہا تھا کہ دوران خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی پھر بچا ہوا (دودھ) میں نے عمر کو دے دیا لوگ عرض گذار ہوئے کہ اس دودھ سے کیا مراد ہے فرمایا علم مراد ہے۔

شاعر اسلام فیاض ٹانڈوی فرماتے ہیں کہ:

سلام اس پر کہ جس کے حق میں خود آقا نے فرمایا
عمر ہوتے نبی اگر سلسلہ ہوتا نبوت کا

ہوگیا تھا سوکھ کر بے آب جو دریائے نیل
خط عمر کا پا گیا تو وہ بھی طغیانی میں تھا

دہر میں اونچا ہوا ان سے عدالت کا وقار
عدل خود فاروق اعظم پر ہے نازاں مرحبا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدِّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ ۔(بخاری۲/۳۹۰)

ترجمہ: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اگر میری

امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ (ترمذی ۲/۲۹۶)

حضرت عقبہ ابن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْکَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ (ترمذی ۲/۲۹۷)

ترجمہ: اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

طبرانی نے کبیر اور ابن عدی نے کامل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

عُمَرُ مَعِیَ وَاَنَا مَعَ عُمَرَ وَالْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ حَیْثُ کَانَ۔ (صواعق محرقہ ص ۳۴۳، الدرر السنیہ ص ۲۴)

ترجمہ: عمر میرے ساتھ ہے، اور میں عمر کے ساتھ ہوں اور میرے بعد حق وہاں ہوگا جہاں عمر ہوگا۔

حضرت سعید ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَنْ یُّصَافِحَہُ الْحَقُّ عُمَرُ وَاَوَّلُ مَنْ یُّسَلِّمُ عَلَیْہِ وَاَوَّلُ

مَنْ یَّاخُذُ بِیَدِہٖ فَیَدْ خلُدُ الْجَنَّۃَ. (ابن ماجہ ص ۶۳)

ترجمہ: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ عمر سے مصافحہ کرے گا، اور سب سے پہلے عمر کو سلام کرے گا، سب سے پہلے عمر کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ اَبُوبَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ (ترمذی ۲/۲۰۷)

ترجمہ: تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ (مشکوٰۃ مترجم ج ۳ ص ۲۳۰)

ترجمہ: بلا شبہ نگاہ نبوت سے دیکھ رہا ہوں کہ جن کے شیاطین بھی اور انسان کے شیاطین بھی دونوں عمر کے خوف سے بھاگتے ہیں۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

حضرات شیخین کا مقام

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِقْتَدُوا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا۔

ترجمہ: میرے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو۔(ترمذی ۲/۶۸۹)

حاکم نے مستدرک اور ذہبی نے اپنی صحیح میں مرأۃ الطیب کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابوسفیان ابن حرب ایک دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ انھوں نے قریش کے ایک معمولی آدمی سے بیعت کر لی اگر آپ چاہتے تو آپ کو بہت آسانی سے یہ خلافت مل جاتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان تم اسلام اور مسلمانوں دونوں کے دشمن ہو، مجھے تو ابوبکر کی خلافت میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی، کیونکہ ہر طرح اس کے اہل تھے۔(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے رافضی، شیعہ، بوہرہ، اور دیگر دشمنان صدیق کو سبق حاصل کرنا چاہئے، جو یہ کہتے ہیں کہ خلافت کے حقدار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔

ترجمہ: میری اور خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو۔(مشکوٰۃ ص ۳۰)

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے انکار کرے تو وہ اجماع قطعی کا منکر ہوا اور وہ کافر ہو گیا۔

اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَیَلْعَنُھُمْ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ فَھُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْمُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَایَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّہٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بِالزِّنَا فَقَدْ کَفَرَ۔(فتاویٰ عزیزیہ ص ۲۴۰)

ترجمہ: رافضی جو برا کہتا ہو حضرات شیخین کو اور ان حضرات پر لعنت بھیجتا ہو نعوذ باللہ من ذالک تو وہ کافر ہے، اور اگر برا نہ کہتا ہو مگر اس امر کا قائل ہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت تو وہ کافر نہیں بدعتی ہے۔اور اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قذف کا مرتکب ہو تو وہ کافر ہے۔

مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَۃَ اَبِیْ بَکْرِ نِالصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَھُوَ کَافِرٌ وَعَلٰی قَوْلِ بَعْضِھِمْ ھُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ کَافِرٌ وَکَذَالِکَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَۃَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ۔(فتاویٰ عزیزیہ ص ۴۴۰)

ترجمہ: جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام ہونے سے انکار ہے تو وہ کافر ہے، اور بعض علماء کے نزدیک وہ بدعتی ہے، کافر نہیں ہے، اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اور ایسا ہی جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے امام ہونے سے انکار ہے تو زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ وہ بھی کافر ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے مذہب اہلسنّت و جماعت کے متعلق پوچھا تو فرمایا:

وَتَفَضِّلُ الشَّیْخَیْنِ وَ تُحِبُّ الْخُتْنَیْنِ وَتَرَی الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔(سبع سنابل ص ۶۰)

ترجمہ: یعنی مذہب اہلسنّت یہ ہے کہ تم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فضیلت دو اور حضرت عثمان غنی اور مولائے کائنات رضی اللہ عنہما سے محبت کرو اور موزوں پر مسح کو جائز جانو۔

اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضیلت میں حضرت ابوصدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے اگرچہ کم ہیں مگر خود ان میں کوئی نقصان اور کمی نہیں، اور شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت، ختنین یعنی حضرت عثمان غنی اور مولائے کائنات کی محبت کے برابر ہے اس میں کوئی فرق اور کمی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

مَافَاقَ اَبُوْ بَکْرٍ بِکَثْرَةِ الصَّلوٰةِ وَالصِّیَامِ وَلٰکِنْ بِشَیْئٍ وَقَّرَ فِیْ قَلْبِہٖ (سبع سنابل ص۶۲)

ترجمہ: حضرت ابوبکر نماز اور روزوں پر کثرت کی وجہ سے سبقت نہیں لے گئے لیکن اس چیز سے جو ان کے دل میں ڈال دی گئی۔

نیز حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَوْ اِتَّزَنَ اِیْمَانُ اَبُوبَکْرٍ مَعَ اِیْمَانِ جَمِیْعِ اُمَّتِیْ لَرَجَحَ (سبع سنابل ص۲۶)

ترجمہ: اگر ابوبکر کا ایمان تمام امت کے ساتھ تولا جائے تو البتہ ابوبکر کے ایمان کا پلہ بھاری رہے۔ اور یہ بھی اسی امر عظیم کے آثار سے ہے جو آپ کے دل میں جما دیا گیا تھا۔

آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی جس کو رافضی کہا جائے گا

بستان ابواللیث میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّافِضِیَةُ یَرْفَضُوْنَ الْاِسْلَامَ وَیَلْفَظُوْنَھُمْ فَاقْتَلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ۔

ترجمہ: آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی جس کو رافضی کہا جائے گا، وہ لوگ حقیقی اسلام چھوڑ دیں گے، البتہ اسلام کا نام زبان سے لیں گے، پس تم لوگ ان کو قتل کرنا اس لئے کہ وہ مشرک ہیں۔

چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہارون رشید نے ان لوگوں کو اسی حدیث شریف کے ماتحت قتل کرایا، اور حضرت عامر شعبی سے یہ منقول ہے کہ:

اَلرِّفْضُ سُلَّمِ الزِّنَادِقَةِ فَمَا رَأَیْتُ رَافِضِیًا اِلَّا وَرَأَیْتُہٗ زِنْدِیْقًا۔

ترجمہ: رفض زندقہ کی سیڑھی ہے میں نے کسی رافضی کو نہ دیکھا مگر یہ کہ وہ زندیق نکلا۔ (سبع سنابل ص ۸۷-۸۸)

بستان فقیہ ابواللیث میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

تَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْتَحِلُونَ شِیْعَتِنَا وَلَیْسُوْا بِشِیْعَتِنَا لَھُمْ نَبْزٌ، یُقَالُ لَھُمُ الرَّوَافِضَةُ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ۔

ترجمہ: آخری زمانے میں ایک فرقہ پیدا ہوگا جو اپنے آپ کو ہمارے گروہ کی طرف منسوب کرے گا حالانکہ وہ ہمارے گروہ سے نہ ہوگا۔ ان کا ایک بدلقب ہوگا لوگ انھیں رافضی کہیں گے تو جب تم ان سے ملو ان کو قتل کر

ڈالنا، اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔ (سبع سنابل ص۸۴)

اسی بستان میں ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

یُهْلِکُ فِیَّ اِثْنَانِ مُحِبَّ مُفْرِطَ وَمُبْغِضَ مُفْرِطَ۔

ترجمہ: میرے بارے میں دو آدمی ہلاک ہوں گے ایک تو محبت میں حد سے گذر جانے والا، دوسرا مجھ سے حد سے زیادہ بغض رکھنے والا۔ (سبع سنابل ص۸۴-۸۵)

مذکورہ حدیث پاک کے ضمن میں مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالیشان سے معلوم ہوا کہ محبت میں حد سے گزرنے والا یہی رافضی ہے۔

چنانچہ روافض حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی شان میں تبرا بازی بھی کرتے ہیں اس کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا کُفْرٌ۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی محبت ایمان کی علامت ہے اوران سے دشمنی کفر ہے۔ (مظاہر حق ص۸۴)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھلائی کے ساتھ یاد نہ کرے تو میں ایسے شخص سے بالکل بیزار اور الگ ہوں۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۹۷)

جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیتے ہیں، اور تبرا بازی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم عطا فرمائے، نیز ہدایت عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام اہل سنن کو حضرات شیخین کی سچی عقیدت ومحبت عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور کلثوم آگے پیچھے آپ کے نکاح میں آئیں، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی شخص کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں نہیں آئیں اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں، سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

آپ کے مقام ومراتب میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں، مشہور حدیث کی کتاب مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مکان میں لیٹے ہوئے تھے، اور آپ کی ران یا پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انھوں نے حاضری کی اجازت چاہی، حضور نے ان کو بلالیا، اور وہ اندر آ گئے، مگر حضور اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے، انھوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، حضور نے ان کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آ گئے، لیکن حضور پھر بھی بدستور اسی طرح لیٹے رہے یعنی ران یا پنڈلی سے کپڑا ہٹا رہا، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت

چاہی، تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کرلیا، اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

راوی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میرے باپ حضرت صدیق اکبر آئے تو آپ بدستور لیٹے رہے، پھر حضرت فاروق اعظم آئے مگر آپ بدستور لیٹے رہے اور جنبش نہیں فرمائی، لیکن جب حضرت عثمان غنی آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور کپڑوں کو درست کرلیا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس سوال کے جواب میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلاَ اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰئِکَةُ ۔یعنی کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

پیکر حلم و حیا جود و سخا عثمان غنی
چن لیا سرکار نے لخت جگر کے واسطے

غنی محو تلاوت تھے پس دیوار تھے قاتل
لکھا تھا کاتب تقدیر نے درجہ شہادت کا

جامع قرآن سخاوت کے دھنی ہیں عثمان
کفر حیران ہے سر اپنا پٹکتا ہی رہے

سبحان اللہ! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درجہ کیا ہی بلند و بالا اور عظمت والا ہے، کہ فرشتے آپ سے حیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ سید الانبیاء اور نبی الانبیاء

جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔

در منثور قرآن کی سلک بہی
زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حُلّہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

ترمذی شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں بیعت رضوان کا حکم فرمایا، اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے، لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی جب سب لوگ بیعت کر چکے تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمان خدا اور رسول خدا کے کام سے گئے ہیں۔ پھر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے خود بیعت فرمائی، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک دست اقدس حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ان ہاتھوں سے بہتر ہے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے بیعت کی۔

وہ مرتبہ جو حضرت عثمان غنی کے علاوہ کسی صحابی کو نہیں ملا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمہ اشعۃ اللمعات میں اسی حدیث (بیعت رضوان) کے تحت بیان فرماتے ہیں کہ سرکار اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ قرار دیا، یہ وہ فضیلت ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خاص ہے، یعنی اس فضیلت سے ان کے سوا اور کوئی دوسرا صحابی کبھی مشرف نہیں ہوا۔

حضرت یزید ابن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جن لوگوں نے چڑھائی کی تھی ان میں سے اکثر دیوانے اور مجنون ہو گئے تھے۔ (ابن عساکر)

سرورِ کونین نے کی تھیں عطا دو بیٹیاں
یہ شرف عثمان کی تقدیر لاثانی میں تھا

زمانہ دنگ ہے عثمان کی شان سخاوت پر
جو سارا مال و زر دین محمد پر لٹاتے ہیں

عثمان سا خوش بخت شہید اور ہے کوئی
قرآن کے صفحات پہ خوں جس کا گرا ہو

(الحاج فیاض ٹانڈوی)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کا مقام

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا
باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولین دافع اہل رفض و خروج
چار می رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پرتوے دست قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل نصب و خروج
حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ جمع الجوامع میں ایک حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
اَلْقُرْاٰنُ مَعَ الْعَلِیِّ وَعَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ ۔قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ ہیں۔

طبرانی نے بھی حضرت ام سلمہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قرآن حوض کوثر تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے بلکہ ساتھ ساتھ رہیں گے۔ (صواعق محرقہ ص ۴۲۱)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی اوجھیانوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اسی کی منظر کشی کی ہے:

یہ ہے خاموش قرآن اور وہ ناطق ہیں
نہ ہو جس دل میں یہ اس میں نہیں قرآن کا رشتہ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ مَافِیْهَا حَرْفٌ اِلَّا وَلَهٗ ظَهْرٌ وَّلَا بَطْنٌ وَاِنَّ عَلِیًّا عِنْدَهٗ مِنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔ (سفینۂ نوح ۱/۸۴)

ترجمہ: بیشک قرآن سات حرفوں (سات قرأتوں) میں نازل ہوا، اور کوئی حرف ایسا نہیں ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک نہ ہو، اور ہر حرف کے ظاہر و باطن کا علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہے۔ (سفینۂ نوح ص ۱/۸۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ ۔

ترجمہ: علی سے منافق محبت نہیں کرتا ہے اور ان سے مومن بغض نہیں رکھتا ہے۔ (ترمذی ۲/۷۱۲)

اور آپ ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ۔

ترجمہ: جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھ کو برا کہا۔ (ترمذی ۲/۷۱۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھا، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے اپنے صحابہ میں بھائی چارہ کرایا لیکن مجھے بھائی نہ بنایا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اے علی تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (ترمذی ۲/۷۱۳)

حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا ۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔ (طبرانی، بزار)

ایک روایت اس طرح بھی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا ۔ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔ (ترمذی ۲/۷۷۵)

یوم غدیر خم کے موقعہ پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَللّٰهُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مَنْ عَادَاهُ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے دوست ہیں۔ الٰہی! علی سے جو محبت رکھے اس سے تو بھی محبت فرما اور جو علی سے بغض رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۵۶)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

اَنَا وَعَلِیٌّ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ آدَمَ بِاَرْبَعَةِ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ قَسَّمَ ذَالِکَ النُّوْرَ اَجْزَیْنِ فَجُزْءٌ اَنَا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ.

ترجمہ: میں اور علی تخلیق آدم سے چودہ ہزار سال پہلے ایک نور کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں موجود تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو دو اجزاء میں تقسیم فرمایا چنانچہ ایک جز میں اور ایک جز علی ہیں۔ (مشکل کشا ص ۱۳۵ بحوالہ ریاض الغفر ہ ۲/۲۱۷)

حضرت علی ہر مومن کے ولی ہیں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ ۔

ترجمہ: بے شک علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، اور علی ہر مومن کے ولی ہیں۔ (ترمذی ۲/۱۷۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ عَلِیًّا فَقَدْ اَطَاعَنِیْ مَنْ عَصٰی عَلِیًّا فَقَدْ عَصَانِیْ ۔

ترجمہ: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (سفینۂ نوح ۱/ ۵۷)

ابن عدی اور ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو میں عرش کے پائے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا اور ساتھ میں حضرت علی کا نام بھی تھا۔ (خصائص کبریٰ ۱/ ۲۵)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت میں، اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ (الامن والعلیٰ ص ۵۹)

سید الطائفہ حضور سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

شَیْخُنَا فِیْ الْاُصُوْلِ وَالْبَلَاءِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی ۔

ترجمہ: اصول اور بلاء میں ہمارے رہنما و پیشوا علی مرتضیٰ ہیں۔ (کشف المحجوب، ص ۱۱۴)

نبی اکرم نے فرمایا میری اولاد کا ظہور پشت علی سے ہوگا

امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَةَ كُلَّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِهٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَتِیْ فِیْ صُلْبِ ابْنِ طَالِبِ .

ترجمہ: تمام نبیوں کا سلسلہ نسب ان کی اپنی پشت سے چلا لیکن میری اولاد کا ظہور پشت علی سے ہوگا۔ (جامع الصغیر ۱/ ۴۹)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ الْاِنْسَانَ تَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غَیْرُ نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ وَ سَهْرِیْ۔

ترجمہ: قیامت کے دن دنیا کا تمام سلسلۂ نسب منقطع ہو جائے گا لیکن میرا سلسلۂ نسب و سبب منقطع نہیں ہوگا۔ (المستدرک ۳/ ۱۵۴)

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:

قَسَّمَتِ الْحِكَمُ عَشْرَةَ اَجْزَاءَ فَعَلِیٌّ عَلٰی تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ وَالنَّاسُ جُزْءٌ وَاحِدٌ۔

ترجمہ: علم فضا کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے حضرت علی کو عطا فرمایا اور ایک حصہ باقی دنیا پر تقسیم کیا گیا۔ (حلیۃ الاولیاء ابونعیم ۱/ ٦٦)

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت — بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

حضرت فاطمۃ الزہرا کا مقام

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی مخدومۂ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام فاطمہ رکھا تو اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا سَمَّیْتُ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ فَطَمَھَا وَمُحِبِّیْا عَنِ النَّارِ۔

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے چاہنے والوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص۱۳۳)

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا سَمَّیْتُ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ فَطَمَھَا وَذُرِّیَّتَھَا عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کی اولاد کو قیامت کے دن کوئی عذاب نہیں دے گا۔ (شرح فقہ اکبر ۱۳۳)

حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں اوجھیانوی بدایونی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نکہت کا

رسول کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ۔

ترجمہ: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (بخاری شریف ۲/ ۴۰۵)

حضرت فاطمہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلاَ تَرْضِیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ وَسَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدَۃَ نَسَاءِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔

ترجمہ: اے فاطمہ! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے، کہ تو سارے جہاں کی عورتوں کی سردار ہو، تمام مومن عورتوں کی سردار ہو، اور اس امت کی عورتوں کی بھی سردار رہو۔ (خصائص کبریٰ ۲/ ۴۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کون آپ کو محبوب زیادہ ہے، میں یا فاطمہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَاطِمَۃُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْکَ وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْھَا۔

ترجمہ: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور میرے نزدیک تم ان سے زیادہ عزت والے ہو۔ (صواعق محرقہ ۶۳۵)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ يَا اَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمُرُّ وَ مَعَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ مِنْ حُوْرِ الْعَيْنِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ.

ترجمہ: قیامت کے دن ایک ندا کرنے والا پردے میں سے ندا کرے گا کہ حشر کے میدان میں جمع ہونے والو! اپنی نگاہیں جھکالو یہاں تک کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (پل صراط) سے گذر جائیں، چنانچہ آپ ستر ہزار باندیوں کے ساتھ جو حوریں ہوں گی بجلی کی طرح (پل صراط) سے گذر جائیں گی۔ (خصائص کبریٰ ۲/۴۱۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ بِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضَاءِ هَا .

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ فاطمہ کے غضبناک ہونے سے غضبناک ہوتا ہے، اوراس کے راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے۔ (خصائص کبریٰ ۲/ ۴۹۵)

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِبْنَتِيْ فَاطِمَةَ حُوْرَاءُ آوْدَمِيَّةُ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمُثْ .

ترجمہ: میری صاحبزادی فاطمہ انسانی حور ہے۔ کہ نجاستوں کے عارضے یعنی حیض ونفاس سے پاک ومنزہ ہے۔ (الامن والعلیٰ ۲۰۲)

درویش لاہوری ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں کہ میرے پاؤں میں قانون خداوندی کی زنجیر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کا پاس ولحاظ

ہے ورنہ میں سیدہ فاطمہ زہرا خاتون جنت کے مزار اقدس کا طواف کرتا اور آپ کی قبرانور پر سجدے کرتا۔

رشتہ آئین حق زنجیر پا است
پاس فرمانِ جناب مصطفیٰ است

ورنہ گرد تربتش گردیدمے
سجدہ ہا بر خاک او پاشیدمے

خیرالنساء حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی تعریف کا حق نہ کوئی ادا کرسکا ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی ادا کرسکتا ہے۔

رنگ بہار باغ رسالت ہیں فاطمہ
سر چشمۂ ریاض ولایت ہیں فاطمہ

امید گاہ حشر و قیامت ہیں فاطمہ
دنیا میں وجہ آیت رحمت ہیں فاطمہ

روح روانِ پنجتن و جان مصطفیٰ
آل عبا کی دوسری آیت ہیں فاطمہ

معصومیت پہ جن کی ہے حور و ملک کو ناز
نقد و متاع عہد نبوت ہیں فاطمہ

☆☆☆

حضرات حسنین کریمین کے فضائل

جمال کبریائی کا مشاہدہ کرنا ہو تو آئینہ جمال مصطفےٰ میں کیا جاتا ہے، اور اگر جمال مصطفےٰ کا نظارہ کرنا ہو تو آئینہ حسن حسنین کریمین میں کیا جا سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا عکس جمیل اور پرتوِ کامل تاجدار مدینہ ہیں، اور تاجدار مدینہ کا عکس منور اور پرتوِ حسین حضرت حسن اور حضرت حسین ہیں۔

سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پتھروں کی بارش میں سجدے کئے حضرت حسین نے تیروں اور تلواروں کی بارش میں اس فرض کو ادا کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل خدا ہیں اور حضراتِ حسنین کریمین ظل مصطفےٰ ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنین

تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

اَلْحَسَنُ اَشْبَہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّأْسِ، وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاکَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِکَ.

ترجمہ: حضرت حسن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر سے سینہ

مبارک تک اور حضرت حسین سینہ مبارک سے پاؤں تک سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکمل تشبیہ تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۷۰)

ایک سینہ تک مشابہ ایک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسنین کریمین کو اپنے بیٹے فرمایا کرتے تھے ارشاد فرمایا کہ ھٰذَا اِبْنَایَ وَاِبْنَا اِبْنَتِیْ۔

ترجمہ: یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ (ترمذی ۲۴۱/۱)

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحِبَّ اللّٰہُ مِنْہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا.

ترجمہ: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔ (ترمذی ۲۴۶/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرمائی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جوان دونوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جوان دونوں سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ۲۰۵/۸)

حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اِبْنَایَ مَنْ اَحِبَّهُمَا اَحِبَّنِیْ وَمَنْ اَحِبَّنِیْ اَحِبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَحِبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ.

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں، جوان دونوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، اور جو اللہ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے بغض فرماتا ہے، اور جس سے اللہ تعالیٰ بغض فرماتا ہے اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔ (المستدرک ۳/ ۱۶۶)

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خداوند قدوس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحِبُّهُمَا وَاَحِبُّ يُحِبُّهُمَا۔

ترجمہ: یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ (تجرید البخاری ۱/ ۶۵۸)

ثابت ہوگیا کہ جسے امام حسین کے امام برحق ہونے میں شک ہے، حضرات امام حسن اور امام حسین کے سردار ہونے میں تردد ہو وہ جنت میں کیسے جائے گا۔ کیونکہ جنت میں تو امام حسن اور امام حسین کی سرداری ہوگی، دشمن حسین کا وہاں کیا کام ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (مشکوٰۃ ۲/ ۶۴۰)

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حسن مجتبیٰ سید الاسخیا راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام
اوج مہر ہدیٰ موج بحر ندیٰ روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام
شہد خوار لعاب زبان نبی چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ.

ترجمہ: کوئی شخص حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ نہ تھا۔ (بخاری ۲/ ۲۱۵)

حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وفات میں اپنے دونوں شاہزادوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر حاضر ہوئیں، اور عرض کیا یا رسول اللہ هٰذَانِ اِبْنَایَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا۔ یا رسول اللہ یہ میرے دونوں بیٹے ہیں انھیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے۔ ارشاد ہوا ہے، اَمَّا حَسَنٌ فَلَهُ هَيْبَتِیْ وَسُؤْدُدِیْ وَاَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُرْأَتِیْ وَجُوْدِیْ۔

ترجمہ: حسن کے لئے تو میری ہیبت اور میری سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرأت اور میرا کرم وسخاوت ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حسن کے لئے اپنا حلم وہیبت عطا فرمایا اور حسین کے لئے محبت ورضا کی نعمت دی۔ (الامن والعلیٰ ۸۹)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن آپ کے پہلو میں تشریف فرما تھے، حضور کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی حضرت حسن کی طرف او رفرماتے ۔

اِنَّ اِبۡنِیۡ ھَذَا سَیِّدٌ وَ یُصۡلِحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیۡہِ فِئَتَیۡنِ.

ترجمہ: میرا یہ فرزند سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔ (ترمذی ۲/۳۲۷)

امام حسین کی شہادت کا چرچا آپ کی ولادت کے ساتھ شروع ہوگیا تھا اور پھر اس کا بار بار اعلان ہوتا رہا ہے۔

اس راز سے واقف ہیں زمانے والے
کہ زندہ سب ہیں محمد کے گھرانے والے

مٹ گئے مٹ جائیں گے زمانے والے
شبیر ترا نام مٹانے والے

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حسین کو لے کر گئی اور آپ کی گود میں دے دیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہہ رہے ہیں (اسی حالت میں) آپ نے مجھ سے فرمایا کہ

اَتَانِیۡ جِبۡرِیۡلُ فَاَخۡبَرَنِیۡ اَنَّ اُمَّتِیۡ تَقۡتُلُ اِبۡنِیۡ ھَذَا وَاَتَانِیۡ بِتُرۡبَۃٍ مِنۡ تُرۡبَتِہٖ حُمۡرَاءُ .

ترجمہ: مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت شہید کرے گی پھر جبرئیل نے مجھے اس کی شہادت گاہ کی سرخ مٹی دی۔ (المستدرک ۳/۱۷۷)

اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضرب ید اللٰہی اک سجدۂ شبیری
(ڈاکٹر اقبال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش برسانے والے فرشتہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، تو اس وقت حضرت حسین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کندھوں پر جھوم جھوم کر کھیل رہے تھے۔

اس فرشتہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کیا آپ حسین سے پیار کرتے ہیں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں:

قال فان امتک تقتله وان شئت اریک المکان الذی یقتل فیه فضرب بیده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته فی ثوبها فکنا نسمع انه یقتل بکربلاء.

ترجمہ: اس نے کہا آپ کی امت اس کو شہید کر دے گی، اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کی شہادت گاہ آپ کو دکھا دوں، پھر اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرخ مٹی دکھائی، اس مٹی کو حضرت ام سلمہ نے کپڑے میں باندھ لیا، انس کہتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ حسین کربلا میں شہید کئے جائیں گے۔

دیکھ آئینہ تیغ میں اس حسن یار کی دید ہے
جو نثار سجدے میں سر کرے وہ امام ہے وہ شہید ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اخبرنی جبرئیل ان ابنی الحسین یقتل بعدی بارض الطف.

ترجمہ: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میرے بعد میرا بیٹا حسین ارض طف میں شہید کیا جائے گا۔ اور میرے پاس وہاں کی یہ مٹی بھی جبرئیل میرے پاس لائے ہیں، اور کہا کہ یہ ان کے لیٹنے کی جگہ ہے۔ (خصائص کبریٰ ۲/۳۲۲)

محمد مصطفےٰ نے تھا کیا اعلان متواتر
شہادت کربلا میں پائے گا ابن علی جاکر

خدائے پاک نے اس کے تھے خود اعلان فرمائے
شہادت کی خبر لے کر فرشتے بار بار آئے

حضرت محمد بن عمر بن حسن روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم امام حسین کے ساتھ کربلا کی نہر پر تھے پھر حضرت امام حسین نے شمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانی انظر الی کلب ابقع بلغ فی اھل بیتی و کان شمر ابرص.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گویا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک ابلق (ڈبا) کتا میرے اہل بیت کا خون پی رہا ہے اور وہ شمر لعین برص زدہ (کوڑھی) تھا۔ (طبرانی ۲۲ ۷، طبقات ابن سعد ۲/۶۴)

بغیر سرفروشی آدمی زندہ نہیں ہوتا
مذاق زندگی بے سر دیئے پیدا نہیں ہوتا

جور سماً ہم کیا کرتے ہیں ممکن وہ بھی سجدہ ہو
مگر بے سر کٹائے عشق کا سجدہ نہیں ہوتا

حضرت اصبغ ابن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی معیت میں قبر گاہ حسین پر آئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اور اس جگہ کجاوے رکھے جائیں گے۔

و مھراق دمائھم فئۃ من اٰل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقتلون بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السمآء والارض.

ترجمہ: اور یہ ان کے خون بہنے کا مقام ہے، اہل بیت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی جوان یہاں شہید کر دیئے جائیں گے اور ان پر زمین و آسمان روئیں گے۔ (مستدرک للحاکم ۱۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی۔

انی قتلت بیحیٰ ابن زکریا سبعین الفا و انی قاتل بابن بنتک سبعین الفا و سبعین الفا.

ترجمہ: ہم نے یحیٰ بن زکریا کے قتل کے عوض ستر ہزار لوگوں کو مارا، اور آپ کے بیٹے کے قتل کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار لوگوں کو ماریں گے۔ یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار کو ماروں گا۔ (طبقات ابن سعد ۱۲/ ۵، خصائص کبریٰ ۱۲۶)

ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ:

ان امتی یقتل هذا وانه اشتد غضب الله علی من یقتله .

ترجمہ: میری امت کے لوگ اس (میرے بیٹے حسین) کو شہید کردیں گے اور ان لوگوں پر اس قتل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شدید قہر وغضب نازل ہوگا۔ (ما ثبت بالسنۃ ص ۲۱۹)

زمانہ ہوگیا باغ محبت کی تباہی کو
ابھی تک ہیں وہی گلکاریاں خون شہیداں کی
قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ وہ ظلم ابن زیاد کا
جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

ہر دور کا دیانتدار اور حق پرست انسان شہید اعظم کے حضور میں نذرانۂ عقیدت ومودت اور خراج محبت پیش کرتا رہا، واقعہ کربلا کو جس قدر دبایا جائے گا یہ اسی قدر شہرت پذیر ہوتا رہے گا۔

ظلم کی تکرار میں حق کی صدا بڑھتی رہی
سرخیٔ خون شہید نینوا بڑھتی رہی

جتنا شغل محتسب دشوار تر ہوگیا
اتنا ذکر خون ناحق مشتہر ہوتا گیا

حضرت امیر معاویہ کا مقام

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار بھی ہیں، لہٰذا صحابۂ کرام سے متعلق جس قدر فضائل ومراتب اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام پاک میں بیان فرمائے ہیں ان سب میں حضرت امیر معاویہ بھی داخل ہیں، اس لئے ان سے بغض و کینہ اور حسد رکھنا سخت قسم کی محرومی اور ایمان کی کمی کا باعث ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیر صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ کے لئے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا وَاهْدِبِهٖ۔

ترجمہ: اے اللہ امیر معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور ان سے ہدایت دے۔ (ترمذی ۲/ ۵۵)

حضرت ریاض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **اللهم علم المعاوية الكتاب والحساب وقه العذاب۔**

ترجمہ: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما۔ اور انھیں عذاب سے بچا۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری ۱/ ۳۶۷)

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

من یکون یطعن فی معاویة

فذاک من کلاب الھاویة.

جو شخص حضرت امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔(احکام شریعت ۱/ ۵۵)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی شخص نے کہا کہ آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ اَصَابَ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ وہ فقیہ ہیں۔(بخاری ۲/ ۴۱۸)

حضرت حارث ابن اسامہ نے ایک بہت طویل حدیث روایت فرمائی ہے ان میں خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کے فضائل ہیں، اس میں یہ بھی ہے ۔ومعاویة ابن ابی سفیان احلم امتی واجودھا۔

ترجمہ: معاویہ ابن سفیان میری امت میں بڑے حلم اور سخاوت والے ہیں (تطہیر الجنان)

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز افضل ہیں یا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو حضرت عبداللہ ابن مبارک نے ارشاد فرمایا:

غبار دخل فی انف فرس معاویة حین غزا فی رکاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل من کذا عمر بن عبد العزیز .

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے موقع پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ ایسے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔(الناہیہ ۱۶)

یزید کی حیثیت احادیث واقوال علماء کی روشنی میں

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ وہ ظلم ابن زیاد کا

جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ کرتی ہے کربلا

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حضور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صاحب اسرار وفراست بزرگ صحابی تھے، انھوں نے دعا کی۔ **اللھم انی اعوذبک من رأس الستین وامارة الصبیان.**

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سنہ ۶۰ھ کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔

خصائص کبریٰ کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے کہ اس وقت دنیا احمق بدسرشت کے لئے ہوگی۔(خصائص کبریٰ ۲/ ۲۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ ۶۰ھ میں لڑکوں کی حکومت اور فتنوں کا وقت ہے، ان کی دعا قبول ہوئی اور انھوں نے ۵۹ھ میں بمقام مدینہ طیبہ میں رحلت فرمائی۔(سوانح کربلا ۷۶)

رویانی نے اپنی مسند میں صحابی رسول حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایزال امر امتی قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمه رجل من بنی امیة یقال له یزید.

ترجمہ: میری امت ہمیشہ عدل وانصاف پر قائم رہے گی، یہاں تک کہ بنی امیہ میں یزید نامی ایک شخص ہوگا جو اس عدل میں رخنہ اندازی کرے گا۔ (تاریخ الخلفاء ۳۰۵)

نوفل بن ابوالفرات کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر بن عبدالعزیز (اموی خلیفہ) کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا کہ یزید کا کچھ ذکر آ گیا، اس شخص نے یزید کو امیر المومنین یزید ابن معاویہ کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص سے فرمایا:

تقول امیر المومنین فامر به فضرب عشرین سوطا.

ترجمہ: اے شخص تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے لگائے جائیں۔ (تاریخ الخلفاء ۳۰۵)

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''یزید بیشک پلید تھا، اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اسے رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے۔'' والعیاذ باللہ، (فتاویٰ رضویہ ۶/۱۱۴)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت غسیل الملائکہ کے صاحبزادے ہیں وہ فرماتے ہیں:

واللہ ماخرجنا علی یزید حتی خضاان نری بالحجارة من السمآء

ترجمہ: یزید پر ہم نے اس وقت حملہ کی تیاری کی جب ہم لوگوں کو اندیشہ ہوگیا کہ اس کی بدکاریوں کے سبب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔ (تاریخ الخلفاء ۱۴۲)

اس لئے کہ فسق و فجور کا یہ عالم تھا کہ لوگ اپنی ماں بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کر رہے تھے۔ شرابیں پی جارہی تھیں اور دیگر منہیات شرعیہ کا علانیہ رواج ہوگیا تھا اور لوگوں نے نماز پڑھنا ترک کردی تھی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعض جاہل جو کہتے ہیں کہ امام حسین نے یزید سے بغاوت کی تو یہ اہلسنّت و جماعت کے نزدیک باطل ہے، اور اس طرح کی بولی خارجیوں کے ہذیانات میں سے ہے جو اہلسنّت و جماعت سے خارج ہیں۔ (شرح فقہ اکبر ۸۷)

جو لوگ بھی یزید پلید کے فاسق و فاجر ہونے سے انکار کریں اور اس کے لئے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں یا امام مظلوم سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر الزام رکھیں، ایسے لوگوں کو گمراہ و بدمذہب اہل بیت نبوت کا دشمن اور خارجی سمجھیں۔

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
ایں دو قوت از حیات آمد پدید

زندہ حق از قوت شبیری است
باطل آخر داغ حسرت میری است

زمانہ ہوگیا باغ محبت کی تباہی کو
ابھی تک ہیں وہی گلکاریاں خون شہیداں کی

یزید کے ہلاکت کی خبر

معلوم ہونا چاہئے کہ یزید کا فسق وفجور اور ظلم وزیادتی اس قدر عام اور تکلیف دہ تھا کہ حرم شریف کے باشندوں کا گھر سے نکلنا دشوار تھا، تقریباً دو ماہ تک وہ سخت مصیبت میں مبتلا رہے، یہاں شامی لشکر کعبہ شریف کی بے حرمتی میں لگا ہوا تھا ادھر شہر حمص میں ۱۵/ربیع الاول ۶۴ ہجری کو انتالیس سال کی عمر میں یزید ہلاک ہوگیا۔

یزید کے ہلاک ہونے کی خبر سب سے پہلے عبداللہ ابن زبیر کو ملی، انھوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا اے شامی بدبختو! تمہارا گمراہ سردار یزید ہلاک ہوگیا تو اب کیوں لڑ رہے ہو۔ شامیوں نے حضرت عبداللہ ابن زبیر کے اس بات کو فریب پر محمول کیا۔ لیکن جب تیسرے دن انھیں ثابت بن قیس نخعی نے کوفہ آکر یزید کے مرنے کی خبر دی تو انھیں یقین ہوا، اب ان کے حوصلے پست ہوگئے، وہ شامیوں پر ٹوٹ پڑے، اور شامی خائب وخاسر ہوکر بھاگ گئے، اس طرح اہل مکہ کو ان کے شر سے نجات ملی۔

یزید پلید نے کل تین برس سات مہینے تک حکومت کی جب وہ قریہ حوارین میں ہلاک ہوا تو اس کی موت پر ابن عروہ نے چند اشعار کہے جن کے معنی یہ ہیں۔

اے بنی امیہ تمہارے بادشاہ کی لاش حوارین میں پڑی ہے، موت نے ایسے وقت میں آکر اس کو مارا جبکہ اس کے تکیہ کے پاس کوزہ اور شراب کا مشکیزہ سر بمہر لبالب بھرا ہوا رکھا تھا، اور اس کے نشہ سے مست ہونے والے پر ایک گانے والی سارنگی لئے رو رہی تھی، جو کبھی بیٹھ جاتی اور کبھی کھڑی ہوجاتی تھی۔

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ وہ ظلم ابن زیاد کا
جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ کرتی ہے کربلا
(ظفر علی خان)

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
(محمد علی جوہر)

بد مذہب سے سلوک

اگر کوئی بد مذہب آپ کے درمیان آجائے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے اور اس سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہئے حدیث پاک کی روشنی میں سماعت کریں، حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: **من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔**

ترجمہ: جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ (مشکوٰۃ ص:۳۱)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "درتوقیر وے استخفاف او استہانت سنت است وایں می کشد بویران کردن بنائے اسلام"۔ (اشعۃ اللمعات ۱/۱۴۷)

ترجمہ: بد مذہب کی تعظیم وتوقیر میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایاکم وایاهم لایضلونکم ولایفتنونکم ان مرضوا فلاتعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقیتموهم فلا تسلموا علیهم ولاتجالسوهم ولا تشاربوهم ولاتواکلوهم ولاتناکحوهم ولاتصلوا علیهم ولاتصلوا معهم ۔ یہ حدیث پاک مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عقیلی اور ابن حبان کی روایت کا مجموعہ ہے۔

ترجمہ: بد مذہب سے دور رہو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو،

کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں، اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو ان سے سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو، اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لا یقبل اللہ لصاحب بدعة صوما ولا صلوٰة ولا صدقة ولا حجا، ولا عمرة ولا جهادا، ولا صرفا ولا عدلا ، لا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين ۔(ابن ماجہ ا/ ٦)

ترجمہ: خدائے تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ نہ نماز نہ زکاۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض قبول کرتا ہے۔ بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا رأيتم صاحب بدعة فاكفهروا في وجهه فان الله يبغض كل مبتدع ۔(ابن عساکر، کنزالعمال ا/ ٣٨٨)

ترجمہ: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ، اس لئے کہ خدائے تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اهل البدعة كلاب اهل النار ۔(دارقطنی، کنزالعمال ا/٢٣٣)

ترجمہ: بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔

بدمذہب کی پہچان

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا، اور بنی اسرائیل بہتر مذہبوں میں بٹ گئے تھے۔ اور میری امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی مذہب والے ناری اور جہنمی ہوں گے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟

قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ (ترمذی ٢/٩٣) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ اس مذہب وملت پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُ کُمْ فَاِیَّاکُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ** ۔(مسلم ا/٢٠، مشکوٰۃ ٢٨ باب الاعتصام)

ترجمہ: آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں قریب نہ آنے دو تا کہ وہ گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔

حضرت شیخ محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح

میں فرماتے ہیں کہ: جماعت باشند کہ خود را بہ مکر وتلبیس درصورت علما ومشائخ وصلحاء از اہل نصیحت وصلاح نمائند تا دروغہائے خود را ترویج دہند ومردم را بہ مذہب باطلہ وآرائے فاسدہ بخوانند۔(اشعۃ اللمعات ۱/۱۳۳)

ترجمہ: ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری وفریب سے علماء ومشائخ اور صلحا بن کر اپنے کو مسلمان کا خیرخواہ اور مصلح ظاہر کرے گی تا کہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں، فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔

مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن دجالوں اور کذابوں کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی خبر دی تھی زمانۂ موجودہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمان کے سامنے ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے آباء واجداد نے کبھی نہیں سنا ہے۔

حضور سیدنا عالم پناہ حاجی وارث علی شاہ علیہ الرحمہ دیوی شریف نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ جس فرقہ میں حسد ہے وہ جہنمی ہے، حسد کا عدد بھی بہتر ہے، حاسد فرقہ بہتّر میں داخل اور جس میں حسد نہیں وہ جنتی فرقہ ہے۔(حیات وارث)

کوئی فرقہ صحابۂ کرام سے نفرت وعداوت رکھتا ہے، کوئی فرقہ اہل بیت سے عداوت ونفرت رکھتا ہے، کوئی فرقہ حضرت علی سے محبت کا اظہار کرتا ہے، دیگر صحابہ کرام سے بیزاری کے ساتھ ساتھ تبرّا بازی کرتا ہے، کوئی فرقہ مولیٰ علی سے بغض وحسد رکھتا ہے جس کو خارجی کہا جاتا ہے، اور کوئی فرقہ حضرت امام حسین کو باغی وغیرہ جیسے القاب بے جا سے یاد کرتا ہے، اور یزید کو امیر المومنین کہتا ہے، ان سب فرقوں میں بوئے حسد ہے، سرکار وارث پاک علیہ الرحمہ کے قول کے مطابق سب کے سب گمراہ فرقوں میں شامل ہیں۔

مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اگر کسی خاص شخص کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ کفر پر۔ تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ

نہیں ہوسکتا کہ جس نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک کرنا بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے۔(بہارِ شریعت ۱۰/۵۵)

بعض ناواقف کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرنا چاہئے، خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھے، اور کچھ بھی کرے یہ خیال غلط ہے صحیح یہ ہے کہ جب اہل قبلہ میں کفر کی کوئی علامت ونشانی پائی جائے یا اس سے کوئی بات موجب کفر صادر ہو تو اسے کافر کہا جائے۔ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ الْمُرَادَ بِعَدَمِ تَكْفِيرِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّهُ لَا يَكْفُرُ مَالَمْ يُوْجَدْ شَيْئٌ مِنْ أَمَارَاتِ الْكُفْرِ وَعَلَامَاتِهِ وَلَمْ يَصْدُرْ عَنْهُ شَيْئٌ مِنْ مُوْجِبَاتِهِ۔(شرح فقہ اکبر ۱۴۹)

ترجمہ: اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اہل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر۔(شامی ۱/۳۹۳)

ترجمہ: ضروریات اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے اور عمر پر طاعت میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن ہمام میں ہے۔

جو شخص مسلمان (اہل قبلہ ہوکر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے، یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر خدا کا منکر ہوگیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔(ماخوذ از انوار الحدیث)

فال گوئی کی حقیقت

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اتی عرا فا سال له عن شئی لم تقبل له صلوٰة اربعین لیلة

ترجمہ: جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ (مسلم ۲/۲۳۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کی بابت پوچھا (کہ ان کی باتیں قابل اعتماد ہیں یا نہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالکل قابل اعتماد نہیں ہیں، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض وقت وہ ایسی خبر دیتے ہیں جو سچ ہو جاتی ہے۔

فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجن فيقرها في اذن وليه قر الدجاجة فيخلطون فيها اكثر من مائة كذبة .

ترجمہ: تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کلمۂ حق ہے جس کو فرشتوں سے شیطان اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کاہن کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغی کے کان میں آواز پہنچاتی ہے، پھر وہ کاہن اس کلمۂ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں۔ (مسلم ۲/۲۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اتی کاهنا فصدقه بما یقول فقد برئ مما انزل علی محمد

ترجمہ: حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کاہن اور جوتشی کے پاس جائے اور اس کے بیان کو سچا جانے تو وہ قرآن اور دین اسلام سے الگ ہو گیا۔ (احمد، ابوداؤد، ۲/ ۵۴۵)

دوا علاج کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما انزل الله دواء الا انزل له شفاء .

ترجمہ: خدائے تعالیٰ (عزوجل) نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی ہے جس کے لئے شفا یعنی دوا نہ اتاری ہو۔ (بخاری شریف)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء برأ باذن الله .

ترجمہ: ہر بیماری کی دوا ہے جب بیماری کو (اس کی صحیح) دوا پہنچا دی جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ کے حکم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ

ترجمہ: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجس دوا (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ.

بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اور دوا بھی، اور ہر بیماری کی دوا

مقرر فرمائی ہے، لہٰذا دوا کرو لیکن حرام چیز سے دوا نہ کرو۔ (ابوداؤد)

مصنف بہارِ شریعت تحریر فرماتے ہیں کہ حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے، بعض کتب میں یہ مذکور ہے کہ اگر اس چیز کے متعلق یہ علم ہو کہ اسی میں شفا ہے تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں۔ اس کا حاصل وہی ہے کیونکہ جس چیز کی نسبت ہرگز یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس سے مرض زائل ہی ہوجائے گا۔ زیادہ سے زیادہ ظن اور گمان ہوسکتا ہے نہ کہ علم و یقین خود علم طب کے قواعد واصول ہی ظنی ہیں۔ لہٰذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں، یہاں ویسا یقین بھی نہیں ہوسکتا جیسے بھوکے کو حرام لقمہ کھانے سے یا پیاسے کو شراب پینے سے جان بچ جانے میں ہوتا ہے۔ (بہارِ شریعت ۱۶/۱۲۶)

انگریزی دوائیں ایسی بکثرت موجود ہیں جن میں اسپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے، ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ (بہارِ شریعت ۱۶/ ۲۷-۱۲۶)

انوار الحدیث ص ۱۸۱ میں ہے کہ انگریزی دواؤں کا یہ حکم پہلے تھا لیکن آج کے دور میں نہ صرف ہندو پاک بلکہ پوری دنیا کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں عوام سے لے کر خواص تک سبھی الکحل آمیزش دواؤں کے استعمال میں مبتلا ہیں، لہٰذا اس زمانے میں جبکہ ابتلائے عام ہے جس کی بناء پر علمائے اہلسنّت نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اس حرج کو دفع کرنے کے لئے علاج کی غرض سے ایسی دواؤں کا استعمال کرنا جائز ہے، چاہے وہ ہومیو پیتھ، یا ایلو پیتھ، دوائیں ہوں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے پڑیا کی رنگت کے بارے میں عموم بلویٰ اور دفع حرج کی بنیاد پر طہارت اور جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۲/ ۴۹)

بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے

ابووائل نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اطعموا الجائع وعودو المریض وفکوا المعانی۔

ترجمہ: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو، اور قیدی کو چھڑاؤ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع و نہانا عن خاتم الذہب و لبس الحریر والدیباج والاستبرق وعن القسی والمیثرۃ وامرنا ان نتبع الجنائز ونعود المریض و نفشی السلام۔ (بخاری ۳/۲۴۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم اور دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی ومشیرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم دیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

مامن مسلم یعود عدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ ضریف فی الجنۃ۔

ترجمہ: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں،

اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اوراس کے لئے جنت میں ایک باغ ہے۔(ترمذی،ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمة حتی یجلس فاذا جلس اعتمس فیها.

ترجمہ: جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ رحمت کے دریا میں غوطہ زن رہتا ہے، جب تک کہ بیٹھ نہیں جاتا اور جب بیٹھ جاتا ہے تو غریق دریائے رحمت ہوجاتا ہے۔(احمد، مالک)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:

مامن مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات اسئل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان یکون قد حضر اجله.

ترجمہ: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے۔**اسئل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک** اگر موت کا وقت نہیں آ گیا ہے تو اسے ضرور شفا ہوگی۔(ابوداؤد،ترمذی)

خلاصۂ کلام یہ کہ مذکورہ احادیث کریمہ سے مزاج پرسی وعیادت کی اہمیت وفضیلت واضح ہوگئی ،معلوم ہوا کہ ہر خوش عقیدہ مسلمان کی عیادت میں جائے ،اس میں جہاں مریض کی دل بستگی اور راحت کا سامان فراہم ہوگا، وہیں آپس میں محبت اور انسیت بھی پیدا ہوگی، نیز عیادت کرنے والا ، اللہ رب العزت جل جلالہ کے رحمت ومغفرت سے فیضیاب ہوگا۔

مشرک کی عیادت کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ان غلاما یهود کان یخدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمرض فاتاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعوده فقال اسلم فاسلم وقال سعید ابن المسیب عن ابیه لما خضر ابو طالب جاء ه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

ترجمہ: یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی (گاہے بگاہے) خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت یعنی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے گئے پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہوجا تو وہ مسلمان ہوگیا،سعید ابن مسیّب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیّب ابن حزن سے روایت کی ہے جب ابوطالب قریب المرگ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔

بیماری کی اذیت گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ما یصیب المسلم من نصیب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکة یشاکها الا کفی الله بها من خطایاه.

ترجمہ: مسلمان کو کوئی رنج،کوئی دکھ،کوئی فکر،کوئی تکلیف،کوئی

اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ما من مسلم يصيبه اذيا من مريض فما سواه الا حتى الله به سيئاته كما تحط الشجرة وورقها .

ترجمہ: نہیں پہنچتی مسلمان کو اذیت مرض یا اس کے سوا کچھ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے (صغیرہ) گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے بخار کو برا کہا:

ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسبها رجل فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاتسبها فانها تنقى الذنوب كما تنقى النار خبث الحديد.

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ وہ (مومن کو) گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

سئل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اى الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فاالامثل يبتل الرجل على حسب دينه فان كان فى دينه صلبا اشتد بلاء ه وان كان فى دينه رقة

هون عليه فما زال كذالك حتى يمشى على ارض ما له ذنب.

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں، حضور نے فرمایا (سب سے پہلے) انبیاء کرام پھر ان کے بعد جو افضل ہیں، پھر ان کے بعد جو افضل ہیں، یعنی حسب مراتب آدمی میں دین کے ساتھ جیسا تعلق ہوتا ہے، اسی اعتبار سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر دین میں سخت ہے تو بلا بھی اس پر سخت ہوگی، اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے، یہی سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے، لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو ابدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے، اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع و فزع کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہیں پہنچے گا، یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان اور جاہل بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اٹھتے ہیں، اور بعض خدائے تعالیٰ کی جانب ظلم کی نسبت کر کے کفر تک پہنچ جاتے ہیں یہ ان کی انتہائی شقاوت، بدبختی، اور دنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے، العیاذ باللہ تعالیٰ۔

بخار میں پڑھی جانے والی دعا

حضرت عکرمہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعلمھم من الحمی ومن الاوجاع کلھا ان یقول بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حر النار.

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخار اور ہمہ اقسام دردوں کے لئے یہ دعا تعلیم فرماتے، **بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حر النار** ۔(سنن ابن ماجہ ۲/۳۶۳)

حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی جب بھی کسی کو نظر بد لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتی کیونکہ ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک تھا۔

فاخرت من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکانت تمسکہ فی جلجل من فضۃ فخضخضتہ لہ فشریات منہ.

ترجمہ: تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال شریف کو نکالتیں جس کو انھوں نے چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلاتیں ،اور مریض وہ پانی پی لیتا (جس سے اس کو شفا ہو جاتا) (بخاری ومسلم)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ انبیائے کرام اور بزرگانِ دین کے تبرکات اور بال وغیرہ بطور تبرک رکھنا اور ان کی تعظیم کرنا اور ان سے نفع اور برکت حاصل کرنے کی امید رکھنا جائز ہے۔شرک وبدعت نہیں جیسا کہ بعض سر پھروں کا عقیدہ ہے اگر شرک وبدعت ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی ایسا نہ کرتے۔

نسخہ علاج امراض کا حیرت انگیز واقعہ

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ فتوحات مکیہ شریف کے باب الوصایا میں لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک معزز دوست کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا، (ہم اللہ تعالیٰ سے ایسی بیماری سے پناہ مانگتے ہیں) ڈاکٹروں ،طبیبوں ،سنیاسیوں سب نے اسے لاعلاج سمجھ کر جواب دے دیا اور کہتے کہ یہ بیماری اس شخص کے رگ و ریشہ میں گھر کر چکی ہے اب اس کا کوئی علاج نہیں اور نہ اس پر کوئی دوائی اثر کر سکتی ہے، ہمارے دور کے محدث اعظم حضرت شیخ سعد السعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس معزز دوست سے بہت افسوس فرمایا،ان محدث اعظم رضی اللہ عنہ کو حدیث شریف کے ہر ارشاد پر پختہ ایمان اور تجربہ کامل نصیب تھا،اس معزز دوست سے فرمایا کہ اس بیماری کا علاج کیوں نہیں کراتے ،اس نے عرض کی بہت بڑا علاج کرایا ہے اب اطباء وغیرہ نے لاعلاج کر کے چھوڑ دیا ہے،حضرت محدث اعظم شیخ سعد السعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اطباء جھوٹ بولتے ہیں۔اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاذق ترین نے سچ فرمایا کہ " **الحبۃ السوداء انھا شفاء من کل داء**"کلونجی ہر بیماری کا دوا ہے، یہ کوڑھ تیرا بھی منجملہ انھیں بیماریوں سے ہے، جاؤ کلونجی اور شہد لے آؤ، وہ ہمارا دوست کلونجی اور شہد لایا تو محدث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کو آپس میں ملا کر اس بیمار کے تمام جسم پر مل دیا اور تھوڑا سا اسے کھلا بھی دیا تھوڑی دیر کے بعد بیمار سے فرمایا غسل کر لو چنانچہ غسل کیا،تو وہ کوڑھ والا چمڑا اتر گیا،اور نیا بہترین چمڑا ظاہر ہو گیا۔اطباء کوڑھی کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور محدث اعظم رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک پر یقین واطمینان کی داد دی۔اور محدث اعظم رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ وہ اپنی ہر بیماری میں کلونجی استعمال فرماتے، یہاں تک کہ انھیں آشوب چشم ہوتا تو بھی کلونجی کو پیس کر سرمہ کی طرح آنکھ میں سلائی سے لگاتے تو انہیں آرام ہو جاتا۔(رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہما) (روح البیان ۵/۳۰۲)

دعا تعویذ کا حکم

حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

كنا نرقى فى الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى فى ذالك فقال اعرضوا على رقاكم لا باس بالرقى مالم يكن فيه شرك .

ترجمہ: ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، اسلام لانے کے بعد ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ان منتروں کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے منتر مجھے سناؤ، ان منتروں میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ان میں شرک نہ ہو۔ (مسلم شریف)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''یعنی اسمائے جن وشیاطین نباشد واز معانی آن کفر لازم نیاید ولہٰذا گفتہ اند کہ آنچہ معنی او معلوم نہ باشد رقیہ بآں نتواں کرد مگر آنکہ بہ نقل صحیح از شارع آمدہ باشد'' (اشعۃ اللمعات ۳/۶۰۴)

ترجمہ: یعنی منتر میں جن وشیاطین کے نام نہ ہوں اور اس منتر کے معنی سے کفر لازم نہ آتا ہو تو ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اسی لئے علمائے سلف نے فرمایا کہ جس منتر کا معنی معلوم نہ ہو اسے نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن جو شارع علیہ السلام سے صحیح طور پر منقول ہو اسے پڑھ سکتے ہیں۔ اگرچہ اس کا معنی معلوم نہ ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ:

امر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نسترقى من العين۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہم نظر بد کے لئے دعا، تعویذ کرائیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم راٰى فى بيتها جارية فى وجهها سفعة يعنى صفرة فقال استرقوا لها فان بها النظرة.

ترجمہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دعا تعویذ کراؤ اسے نظر بد لگی ہے۔ (بخاری ومسلم)

قرآن مجید دلی بیماریوں کے لئے بھی شفاء، روحانی امراض کا بھی علاج ہے اور جسمانی بیماریوں کی بھی دوا۔ یہاں ارشاد ہوا، **شفاء لما فى الصدور** ۔ دوسری جگہ **شفاء و رحمة للمومنين**۔ لہٰذا آیات قرآنیہ سے جھاڑ پھونک یا تعویذ کرنا بالکل درست ہے۔ اور سنت سے ثابت ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوا کہ میرے سینے میں درد ہے، فرمایا قرآن مجید پڑھ، اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔

مسئلہ: آیات کے تعویذ اور اس سے دم کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، کہ وہ علاج کرنے کی اجرت ہے۔

ایک صحابی رسول نے سانپ کاٹے ہوئے پر سورۂ فاتحہ دم کرکے تیس

بکریاں اجرت لیں جو لشکر صحابہ نے کھائیں، مدینہ منورہ واپسی پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا بقیہ گوشت کھایا (تفسیر نعیمی ۱۱/۲/۷-۳۷۱)

مذکورہ روایات سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرکاً اپنے پاس رکھتے اور عموماً لوگ اس کی برکت حاصل کرتے اور امراض سے شفاء پاتے تھے۔

وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن میں ہر قسم کی بیماریوں کا علاج موجود ہے، بیماری، آزاری کبھی دعا، یا دوا یا صدقات وغیرہ سے ٹل جاتی ہے اگر وہ دعا یا دوا یا صدقہ نہ کیا جائے تو ہلاکت کی نوبت آ جاتی ہے، اسی وجہ سے آدمی بیماری یا مصیبت کے وقت دعا، یا دوا یا صدقہ وغیرہ کرتا ہے، اور صحت ہو جاتی ہے، جس سے طبیب یا دعا کرنے والا نیک نام ہو جاتا ہے۔

جب بیمار کی قضا آ جاتی ہے تو طبیب کی عقل ماری جاتی ہے وہ کچھ کا کچھ نسخہ تجویز کر بیٹھتا ہے اور اگر نسخہ مفید اور درست بھی ہو تو وہ دوا اپنے مسلمہ فائدہ کے بجائے الٹی تاثیر کرتی ہے۔

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود
آں دوا در نفع خود گمرہ شود

اللہ تعالیٰ عالم پیدا کرنے سے پہلے ہر چیز کا اندازہ فرما چکا ہے کہ فلاں چیز اتنی مدت تک باقی رہے گی، اور اس میں فلاں قسم کے تغیرات واقع ہوں گے، اس کو تقدیر اور قضا کہتے ہیں۔

تصویر سازی اور بزرگوں کی تصویریں

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لاتدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولاتصاوير.

ترجمہ: جس گھر میں کتا یا تصویریں ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں۔ (بخاری ۲/۸۸۰، مسلم ۲/۲۰۰)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

اشد الناس عذابا عند الله المصورون.

ترجمہ: خدائے تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو جاندار کی تصویر بناتے ہیں۔ (مسلم ۲/۲۰۱، بخاری ۲/۸۸۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيه الروح وليس بنافخ فيها ابدا.

ترجمہ: جو شخص جاندار کی تصویر بنائے گا تو خدائے تعالیٰ بالیقین اسے عذاب دے گا یہاں تک کہ وہ اپنی بنائی تصویر میں جان ڈال دے اور یہ حقیقت ہے کہ وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا۔ اس لئے عذاب کا مستحق ہونا یقینی ہے۔ (بخاری ۲/۸۸۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اولئک اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صور فیہ تلک الصورا ولئک شرار خلق اللہ ۔ (مشکوٰۃ ۳۸۶)

ترجمہ: حبشہ کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے وہ اس کی قبر پر عبادت خانہ بنا لیتے ہیں پھر اس میں ان لوگوں کی تصویر بناتے ہیں یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

مکان میں جاندار کی تصویر پوری ہو یا آدھی یا صرف چہرہ لگایا، یا اسے اعزاز وتعظیم سے رکھنا، یوں ہی اسے پردے اور دروازوں پر ڈالنا جائز نہیں، اور غیر جاندار کی تصویر سے مکان آراستہ کرنا جائز ہے۔ جیسے کہ طغرے اور کتبوں سے مکان سجانے کا رواج ہے۔ (عالمگیری)

بعض گھروں میں خاندانی بزرگوں یا بزرگانِ دین کی مصنوعی تصویریں دیواروں پر لٹکاتے یا میز وغیرہ ایسی چیز پر رکھتے ہیں کہ وہ نمایاں نظر آتی ہیں یہ اور بھی برا اور سخت تر گناہ ہے، بت پرستی کی ابتدا انھیں بزرگوں کی تعظیم وتوقیر سے ہوتی ہے، قرآن کریم میں جو پانچ بتوں کا سورہ نوح میں ذکر فرمایا، یہ پانچوں بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد ابلیس لعین کے بہکائے میں آکر ان کی تصویریں مجلسوں میں قائم کیئے، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انھیں معبود سمجھ لیا اوران کی پوجا پاٹ شروع ہوگئی۔ (بخاری شریف)

آج کل بہت سے جاہل گنوار صوفی کہلوانے والے اور بزرگانِ دین سے جھوٹی محبت کا دعویٰ کرنے والے، حضرت غوث پاک، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت محبوب الٰہی، حضرت صابر کلیری، حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی، حضرت کلیم اللہ شاہ جہان آبادی، حضرت بابا تاج الدین ناگپوری، حضرت وارث علی شاہ دیویٰ شریف، اور دیگر علماء کرام اور بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تصویریں اپنے گھروں اور دکانوں میں رکھتے ہیں، یہ سخت ناجائز اور گناہ ہے، اور بعض لوگ بزرگوں کی تصویر کے سامنے باادب بیٹھ کر ان تصور کرتے ہیں، یہ بت پرستی کے مشابہ ہے۔ بلکہ اسلام میں بت پرستی کا دروازہ کھولتا ہے، جو سخت ناجائز وحرام ہے۔ (انوار الحدیث)

حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام کے نعل (پاپوش) مطہر اور روضہ مطہر کے نقشے مکانوں میں آویزاں کرنا انھیں عزت وتکریم سے رکھنا انھیں بوسہ دینا، آنکھوں سے لگانا، سر پر رکھنا یہ سب جائز ہے۔ اور دنیا وآخرت میں عزت وسرور کا باعث تکمیل ایمان کا اعلیٰ ذریعہ کہ جس چیز کو محبوبان خدا بالخصوص سید المحبوبین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کا شرف حاصل ہوجاتا ہے وہ خود بھی معظم شرعی ہوجاتی ہے، جیسے غلافِ کعبہ کی تعظیم وتکریم سبھی کرتے آرہے ہیں، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ان نقشوں میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ عالیہ کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے کہ یہ مثال وتصویر اس

اصل کے قائم مقام ہے یونہی نعل مقدس کا نقشہ اصل نعل مقدس کے قائم مقام ہے، یہی وجہ ہے کہ دلائل الخیرات شریف میں روضۂ اقدس کا نقشہ شامل کیا جاتا ہے اور صدیوں سے علماء ومشائخ میں معمول ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو حسنی ادب عطا فرمائے۔ آمین۔

وادئ طیبہ تیرے دامن میں پہنچوں جو میں
ترے نخلستان کا ہر نخل معطر چوم لوں

(فیاض ٹانڈوی)

انگوٹھی کا شرعی حکم

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا کہ کیا بات ہے کہ تجھ سے بتوں کی بو آتی ہے۔ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے حضور نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو۔ اس شخص نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی۔

فقال یارسول اللہ من ای شئی اتخذہ قال من ورق ولا تتمہ مثقالا۔ (ترمذی۱/ ۳۰۸)

ترجمہ: پھر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں فرمایا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی وزن میں پورا ساڑھے چار ماشہ نہ ہو بلکہ کچھ کم ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا:

اجمع المسلمون علی اباحۃ خاتم الذھب للنساء و اجمعوا علی تحریمہ علی الرجال۔

ترجمہ: مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورتوں کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز ہے اور مردوں کے لئے حرام ہے۔ (مسلم۲/ ۱۹۵)

''حرمت خاتم ذہب در حق رجال است اما نساء را حرام

نیست‘‘(اشعۃ اللمعات ۳/ ۵۵۹)

ترجمہ: سونے کی انگوٹھی کی حرمت مردوں کے لئے ہے لیکن عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

انہ نھی عن خاتم الذھب۔

ترجمہ: مردوں کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔(مسلم شریف ۲/ ۱۹۵)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دی اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جہنم کے انگارے کا ارادہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔

بعد ما ذھب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا آخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مسلم ۲/ ۱۹۵)

ترجمہ: جب حضور تشریف لے گئے تو کسی نے اس شخص سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو کسی اور کام میں لانا انھوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دی ہے۔

انگوٹھی صرف چاندی کی ہی پہنی جاسکتی ہے دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مثلاً لوہا، پیتل، تانبہ، جستہ وغیرہ ہاں ان دھاتوں کی انگوٹھیاں

مرد عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں فرق صرت اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے(بہارِ شریعت حصہ ۱۶)

انگوٹھی انھیں کے لئے مسنون ہے جنہیں مہر کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے سلطان و قاضی اور علماء جو فتوے پر مہر کرتے ہیں، ان کے سوا دوسروں کے لئے جنہیں مہر کرنے کی حاجت نہ ہو مسنون نہیں مگر پہننا جائز ہے۔(عالمگیری بحوالہ بہارِ شریعت حصہ ۱۶)

انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگ کی ہو اگر اس میں کئی نگ تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو مرد کے لئے ناجائز ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱۶)

اسی طرح مردوں کے لئے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں ہے عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔(بہارِ شریعت ۱۶/ ۶۳)

انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے نگینہ نہیں، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہوسکتا ہے، عقیق، یاقوت، زمرد، فیروزہ وغیرہا، سب کا نگینہ جائز ہے۔(درمختار بحوالہ بہارِ شریعت ۱۶/ ۶۳)

موت کے بعد کلام

حضرت ربیع ابن حراش اور ربعی بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں بھائی بڑے عابد وزاہد اور تابعی ہیں، انھوں نے قسم کھائی کہ جب تک ہمیں اپنا جنتی ہونا معلوم نہ ہو جائے گا ہم ہنسیں گے نہیں چنانچہ وہ زندگی بھر نہ ہنسے لیکن جب ان کی وفات ہونے پر ان کو تختے پر لٹایا گیا وہ ہنسنے لگے، جس کو سب لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (شرح الصدور ۳۰)

ان کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ:

یکون فی امتی رجل یتکلم بعد الموت۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۴۹)

ترجمہ: میری امت میں ایک مرد ہوگا جو موت کے بعد کلام کرے گا۔

چنانچہ ربیع بن حراش نے موت کے بعد اچانک اپنے منھ سے کپڑا اٹھایا اور کہا السلام علیکم اور ہنسے تو ان کے بھائی ربعی بن حراش نے کہا اے میرے بھائی کیا تم زندہ ہو انھوں نے کہا نہیں، لیکن میں اپنے رب سے ملا تو میرا رب مجھ سے روح وریحان اور خوشی ومہربانی سے پیش آیا اسی لئے میں ہنسا ہوں اب تم لوگ جلدی کرو کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ پر نماز پڑھنے کے لئے منتظر ہیں۔ (شرح الصدور)

یہ واقعہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے جب ذکر کیا گیا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرا ایک امتی مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۴۹)

ابلیس کے دوست اور دشمن

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابلیس لعین سے دریافت فرمایا کہ میری امت میں ایسے کتنے لوگ ہیں جو تجھے پیارے ہیں یعنی تیرے چہیتے ہیں کہنے لگا دس قسم کے اور وہ یہ ہیں:

(۱) اَلْاِمَامُ الْجَائِرُ۔ ظالم حاکم (کہ اپنے ظلم وجور کی بدولت لوگوں پر مسلط نہ ہو تو آج اس کی حکومت وسرداری کا تختہ الٹ دیں۔

(۲) وَالْمُتَکَبِّرُ ۔ کبر وغرور کا مارا ہوا، نخوت وتکبر میں ڈوبا ہوا، کہ ہمیشہ دوسروں کی اہانت وتذلیل کی راہیں نکالتا اور حیلے بہانے سے انھیں ذلیل ورسوا کرتا۔

(۳) والغنی الذی لایبالی من این یکتسب المال وفی ماذا ینفق ۔ وہ سرمایہ دار جو اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا کہ مال کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔

(۴) والعالم الذی صدق الامیر علی جورہ ۔ وہ بدخصال عالم دین جو حاکم وقت کے ظلم وجبر کی صحیح تاویلیں کرے۔

(۵) التاجر الخائن: خیانت کرنے والا تاجر۔

(۶) والمحتکر: ذخیرہ اندوزی کرنے والا، یعنی غلہ روک لینا۔ اور غلہ روک لینا منع اور سخت گناہ ہے، لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کر کے بیچوں گا۔

(۷) والزانی: زناکار، عیاش۔

(۸) واکل الربوا. سودخوار۔

(۹) والبخیل الذی لایبالی من این یجمع المال ۔وہ بخیل جسے اس کا لحاظ نہیں کہ مال کہاں کہاں سے حاصل کیا۔(اور فراوانی کے باوجود حاجت مندوں کے کام نہیں آتا۔)

(۱۰) وشارب الخمر ۔شرابی،شراب کا عادی (جس کا کام جام وساغر کے بغیر نہیں چلتا)

پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں وہ کون کون سے لوگ ہیں جنہیں تو اپنا دشمن جانتا ہے؟ وہ کہنے لگا ایسے افراد کی سرسری تعداد بیس تک پہنچتی ہے۔

(۱) اولھم انت یا محمد فانی ابغضک ۔ان بیس میں سب سے زیادہ خود آپ میرے دشمن ہیں اور میرے دل میں آپ کی طرف سے بغض بھرا ہوا ہے۔

(۲) والعالم العامل بالعلم ۔عالم باعمل (کہ علم کے تمام تقاضوں کو حتی الامکان نبھاتا ہے)

(۳) حامل القرآن اذا عمل بمافیه ۔حافظ قرآن کریم کہ فرموداتِ قرآن پر عمل پیرا رہتا ہے۔

(۴) والمؤذن لله فی خمس صلوات. بہ نیت ثواب نماز پنجگانہ کے لئے اذان کہنے والا مؤذن۔

(۵) محب الفقراء والمساکین والیتامیٰ:محتاجوں کا دردمند، مسکینوں کا حاجت روا،اور یتیموں کا دوست۔

(۶) وذو قلب رحیم ۔مہربان شخص یعنی نرم دل والا۔

(۷) والمتواضع للحق ۔حق کی خاطر عاجزی وانکساری کرنے والا۔

(۸) وشاب نشاء فی طاعة الله تعالیٰ: وہ صالح جوان جس کا عالم

شباب اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذرا۔

(۹) واکل الحلال : رزق حلال کھانے والا۔

(۱۰) والشابّان المتحابّان فی الله ۔وہ دو دوست جن کی دوستی اور محبت صرف اللہ کے لئے ہے۔

(۱۱) والحریص علی الصلوٰة فی الجماعة ۔وہ نمازی جو جماعت سے نماز پڑھنے کا بہت زیادہ شوق رکھتا ہے۔

(۱۲) والذی یصلی باللیل والناس ینام ۔وہ عبادت گذار جو رات کی تنہائی میں اس وقت نفل پڑھتا ہے جب لوگ محو استراحت ہوتے ہیں۔

(۱۳) والذی یمسک نفسه عن الحرام ۔وہ تقویٰ شعار جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے اپنے نفس کو بچاتا ہے۔

(۱۴) والذی ینصح وفی روایة یدعوا للاخوان ولیس فی قلبه شئی ۔وہ نیک آدمی جو اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی بھلائی چاہتا ہے اور ان کے لئے دعائے خیر میں رہتا ہے اور اس کے دل میں کوئی رنجش نہیں ہوتی ہے۔

(۱۵) والذی یکون ابدا علی وضوء ۔جو ہمیشہ پاک وصاف اور باوضو رہتا ہے۔

(۱۶) وسخی ۔اور سخی (جس کے صدقہ اور خیرات سے تمام بندگانِ خدا مستفید ہوتے ہیں۔)

(۱۷) وحسن الخلق ۔اور خوش خلق اور ملنسار جو سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتا ہے۔

(۱۸) والمصدق ربهٗ بما ضمن الله له ۔جو اللہ کی دی ہوئی ضمانتوں

میں اللہ کو سچ سمجھتا ہے، اور اسی پر بھروسہ کرتا ہے۔

(۱۹) والمحسن الی المستورات الارامل ۔ وہ ہمدرد جو بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے اور ہر بے کس و مظلوم کے ساتھ احسان و بھلائی سے پیش آتا ہے۔

(۲۰) والمستعد للموت ۔ وہ مرد مومن جو سفر آخرت اور موت کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ (موت کا سفر ص: ۴۰۲ تا ۴۰۹)

قرآن کریم میں ہے کہ خُلِقَ مِنۡ مَّاءٍ دَافِقٍ ۔ آدمی کو کودتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے، اور مقصد تخلیق کو یوں بیان فرمایا میں نے جن اور انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔

مولائے کریم اپنے محبوبین کے صدقہ و طفیل مجھ فقیر اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما کر ساری نوع انسانی کو ہدایت عطا فرما۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد صابر القادری فیضی غفرلہ
خادم مدرسہ عربیہ رحمانیہ رحمٰن گنج، ضلع بارہ بنکی
بوقت ۷ر بج کر ۷ر منٹ شب چہار شنبہ
۶ر دسمبر مطابق ۷ر ربیع النور ۱۴۳۸ھ

مناجات

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ۔۔۔ جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو ۔۔۔ شادیٔ دیدار حسن مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات ۔۔۔ ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر ۔۔۔ امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ۔۔۔ صاحب کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر ۔۔۔ سیدِ بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن ۔۔۔ دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں ۔۔۔ عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں ۔۔۔ ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے ۔۔۔ چشم گریانِ شفیع مرتجیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط ۔۔۔ آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے ۔۔۔ رب سلّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں ۔۔۔ قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضؔا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفےٰ کا ساتھ ہو

☆☆☆

سلام بہ بارگاہ خیر الانام

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں — اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆

جلوۂ انوارِ حق مندرجہ ذیل ۶۰/ کتابوں سے تیار کی گئی ہے

۱۔ قرآن مجید
۲۔ تفسیر کبیر
۳۔ تفسیر کشاف
۴۔ تفسیر درمنثور
۵۔ تفسیر نعیمی
۶۔ ابن جریر
۷۔ خازن
۸۔ مدارک شریف
۹۔ صاوی
۱۰۔ بخاری شریف
۱۱۔ مسلم شریف
۱۲۔ ترمذی شریف
۱۳۔ ابوداؤد شریف
۱۴۔ ابن ماجہ شریف
۱۵۔ مشکوٰۃ شریف
۱۶۔ تجرید البخاری
۱۷۔ نزہۃ القاری شرح بخاری
۱۸۔ مشکوٰۃ المصابیح
۱۹۔ اشعۃ اللمعات
۲۰۔ انوار الحدیث
۲۱۔ مسند امام احمد
۲۲۔ شرح فقہ اکبر
۲۳۔ جامع الصغیر
۲۴۔ درمختار
۲۵۔ فتاویٰ عالمگیری
۲۶۔ فتاویٰ عزیزیہ
۲۷۔ فتاویٰ رضویہ
۲۸۔ فتاویٰ شامی
۲۹۔ المستدرک
۳۰۔ بہارِ شریعت
۳۱۔ احکام شریعت
۳۲۔ الامن والعلیٰ
۳۳۔ شفاء شریف
۳۴۔ اشرف المؤبد
۳۵۔ تاریخ الخلفاء
۳۶۔ صواعق محرقہ
۳۷۔ کشف المحجوب
۳۸۔ سبع سنابل

۳۹۔ ابن عساکر
۴۰۔ الدرر السنیہ
۴۱۔ سفینۂ نوح
۴۲۔ مشکل کشاء
۴۳۔ حلیۃ الاولیاء
۴۴۔ البدایۃ والنہایۃ
۴۵۔ ما ثبت بالسنۃ
۴۶۔ بزم نقشبندی
۴۷۔ تکمیل الایمان
۴۸۔ تطہیر الجنان
۴۹۔ الناہیہ
۵۰۔ سوانح کربلا
۵۱۔ عقیلی
۵۲۔ ابن حبان
۵۳۔ کنز العمال
۵۴۔ شرح الصدور
۵۵۔ موت کا سفر
۵۶۔ خطبات محرم
۵۷۔ حدائق بخشش
۵۸۔ حیات وارث
۵۹۔ المنہیات علی الاستعداد لیوم المیعاد
۶۰۔ مظاہر حق

مصنف کے تصنیفات

(۱) انوار ہدایت (اردو)
(۲) جلوۂ انوار حق
(۳) فضائل ماہ محرم
(۴) فضائل ماہ صفر
(۵) فضائل ماہ رجب
(۶) فضائل ماہ شعبان
(۷) نور الایمان والعرفان
(۸) فضائل ماہ جمادی الاولیٰ
(۹) فضائل ماہ جمادی الاخریٰ
(۱۰) انوارِ ہدایت (ہندی)
(۱۱) فضائل عید قرباں

برائے ایصالِ ثواب

محمد فاروق خاں مرحوم
فاطمہ بیگم مرحومہ
غلام خاں مرحوم
رفعت النساء مرحومہ
اور جملہ خوش عقیدہ مسلمان مرحومین و مرحومات

تصنیفات مصنف
انوار ہدایت
جلوۂ انوار حق
فضائل محرم
فضائل ماہ صفر
فضائل ماہ رجب
فضائل ماہ شعبان
انوار الایمان والعرفان
فضائل ماہ جمادی الاولیٰ
فضائل ماہ جمادی الاخریٰ